عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۵

ہفت روزہ ختم نبوت

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

بلوچستان میں

۹ مئی کا واقعہ

اور تحریک ختم نبوت پر ایک نظر

وزیر اعظم کے نام مرکزی مجلس عمل کے سیکرٹری اطلاعات کا خط

قادیانی رسالے کی

حکومت

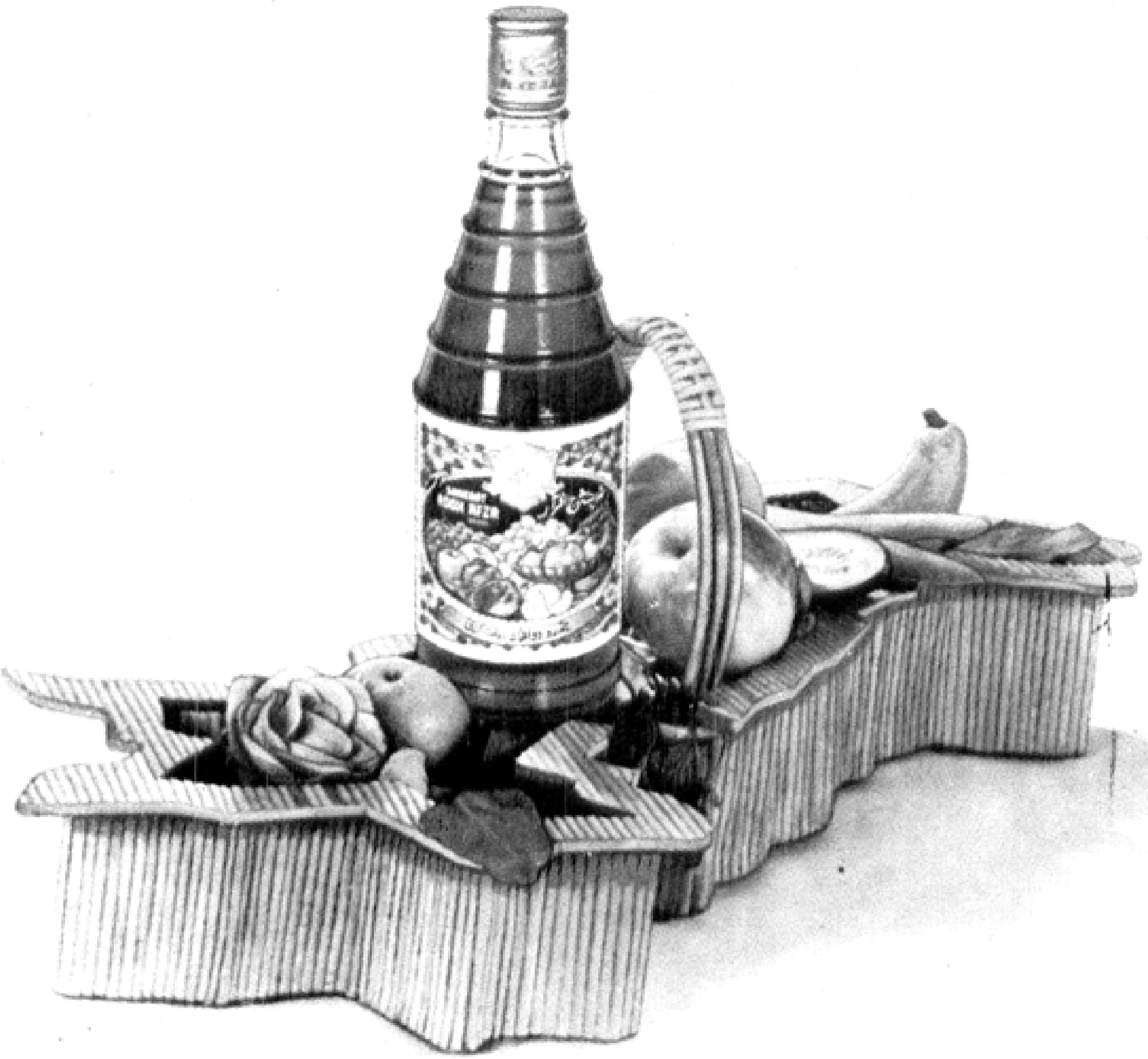

روح افزا کے عناصرِ اربعہ
پنجاب کے پھل اور آبِ صحت بخش، سرحد کے
گلِ بہار، بلوچستان کے گلاب، سندھ کے
سبزہ ہائے خاص اور باغِ پاکستان سے نباتات

روح افزا کے خواصِ خمسہ
رنگ، خوشبو، ذائقہ، تاثیر اور معیار

آفتابِ عالم تاب از مشرق تا مغرب عنوانِ صحتِ جاں ہے
اور روشنی بہ داماں ہے۔ رُوح افزا از مشرق تا مغرب
راحتِ جاں ہے اور حواسِ خمسہ کی بیداری کا سامان ہے۔
تازگیٔ رُوح کے لیے پاکستان میں گھر گھر رُوح افزا کا استعمال
روایت اور ثقافت ہے۔

مشرق ہو کہ مغرب، ہر ملک اس کا طلب گار ہے۔
بچہ ہو کہ بڑا، ہر ایک رُوح افزا کا شیدائی ہے
اور یہی انفرادیتِ مشروبِ مشرق کی وجہِ پذیرائی ہے۔

مشروبِ مشرق رُوح افزا
رُوحِ پاکستان

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

آوازِ اخلاق
تہذیب، رُوحِ معاشرہ ہے

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان
ہفت روزہ ختم نبوت کراچی
جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۵
۲۶ر شوال تا ۲ر ذیقعدہ ۱۴۰۶ھ
مطابق
۴ر تا ۱۰ جولائی ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی،

بدلِ اشتراک
سالانہ ۱۰۰ روپے — ششماہی ۵۵ روپے
سہ ماہی ۳۰ روپے — فی پرچہ ۲ روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۹۷۱۱

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ، مہتمم دارالعلوم دیوبند — بھارت
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن — پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف — برما
- حضرت مولانا محمد یونس — بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید النگار — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	تونسہ شریف	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کشمیر	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
ٹیرکرور	حافظ خلیل احمد	ٹنڈو آدم	حماد اللہ معروف الٰہی

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ماریشس	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، ابوظہبی، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/۱ے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

ربوہ کے قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ کی ۱۰۳۴ ایکڑ اراضی کی لیز ختم کر کے قابضین کو مالکانہ حقوق دیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ۲۲ جون ۱۹۴۸ء کو اس وقت کے انگریز گورنر سر فرانس موڈی نے چک ڈگیاں نزد چنیوٹ حال ربوہ کی ۱۰۳۴ ایکڑ ۷ کنال ۸ مرلہ اراضی انجمن احمدیہ پاکستان کو ایک آنہ فی مرلہ دس روپے ایکڑ کل ۱۰ ہزار ۳۴۰ روپے کے عوض الاٹ کی تھی جس کی رجسٹری ۱۰۰۰ روپے کے اشٹامپ پر ۳۰ نومبر ۱۹۴۹ء کو ہوئی ہے جبکہ یہ اقرارنامہ شمار ہوتا ہے۔ بعد ازاں مرزائیوں نے موضع ڈگیاں کا نام تبدیل کر کے ربوہ رکھ لیا اور قادیانیوں کو پلاٹ فروخت کر کے آباد کرنا شروع کیا اور پاکستان کے اندر اپنی ایک اسٹیٹ قائم کر لی جس پر ملک بھر میں شدید احتجاج ہوا تحریکیں چلیں کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلبہ پر قادیانیوں کے ظلم پر فیصل آباد ریلوے اسٹیشن سے شروع کی گئی تحریک پر قادیانیوں کو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دے دیا اور اس کے بعد مسلمانوں کا ربوہ میں آنا جانا شروع ہوا اب مجلس کے دو ادارے باقاعدگی سے دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ڈپٹی کمشنر جھنگ نے تیرہ سو خالی پلاٹوں کو سرکاری تحویل میں لے لیا تھا۔ مولوی فقیر محمد نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کو عملی طور پر کھلا شہر بنانے کے لیے انجمن احمدیہ کے نام لیز ختم کر کے قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور مسلمانوں کو وہاں آباد کیا جائے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر مدظلہ سے اظہار تعزیت

نواں جنڈانوالہ (نمائندہ ختم نبوت) آج جب کارکنان ختم نبوت نواں جنڈانوالہ کی نظر سے یہ خبر گزری کہ مناظر ختم نبوت حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر کی جوان سال صاحبزادی وفات پا گئی ہیں ہمیں یہ خبر پڑھ کر دلی دکھ اور گہرا رنج ہوا ہم تمام کارکنان ختم نبوت جنڈانوالہ مولانا عبدالرحیم اشعر کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور حضرت کو اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مسجد ربانی کے افتتاح کی خوشی میں افطار پارٹی دی گئی

چنیوٹ۔ انجمن ربانی چنیوٹ نے محلہ عثمان آباد میں مسجد ربانی کے افتتاح اور اس میں باقاعدہ باجماعت نماز کے آغاز کی خوشی میں احباب کے لیے ایک افطار پارٹی کا اہتمام کیا جس میں معززین شہر، وکلاء اور اساتذہ کرام نے بڑے شوق سے شمولیت کی۔ تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبولؐ کے بعد صدر انجمن ربانی مرزا محمد اسلم نے تعمیر مسجد کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔ محل وقوع کے اعتبار سے یہ مسجد نہایت خوشگوار اور کھلی فضا میں واقع ہے۔ اس مسجد کے چاروں طرف کھلی گلیاں ہیں۔ آپ نے کہا کہ انجمن نے دور جدید کے تقاضوں کے پیش نظر مسجد سے ملحقہ ایک لائبریری قائم کی ہے جہاں سے آسان اردو زبان میں مذہبی کتب فراہم کی جائیں گی آپ نے معاشرہ میں مسجد کے مقام کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ دور نبویؐ میں مساجد مسلمانوں کی مذہبی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ وہاں صحت و تعلیم و تحقیق کے مراکز بھی قائم ہو چکے تھے انجمن کے جملہ امور کو حل کرنے کے لیے میٹنگ روم بھی بن چکا ہے۔ اس رپورٹ کے بعد مرزا محمد اسلم نے مسجد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسجد مذہبی تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ماحول میں مسلمانوں کی رہنمائی کا مرکز ہو گی۔ یہاں سے نفرت و انتشار کے بجائے اخوت و محبت کا درس دیا جائے گا بعد ازاں گوہر صدیقی صاحب نے اتحاد امت کے عنوان پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ آخر میں اس تقریب کے صدر جناب حاجی زکریا صاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم مسجد میں اخوت و محبت کی شمعیں جلائیں گے اور انجمن وسعت قلبی کے ساتھ صرف اسلام کی فلاح و بہبود اور اسلامی معاشرہ کے قیام کے لیے کوشاں رہے گی۔ صدر جلسہ کی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مولانا عبدالمجید چشتی سیکرٹری جنرل ساہیوال کو صدمہ

ساہیوال۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل اور خطیب جامع مسجد مدینہ ای بلاک مولانا عبدالمجید چشتی کے والد محترم جناب مولانا الحاج قاری پیر بشیر احمد چشتی اکیس رمضان شریف کی صبح کو روزہ کی حالت میں نماز فجر کی سنتیں پڑھ کر مسجد میں فرضوں کی جماعت کے منتظر تھے کہ اچانک دل کا دورہ پڑا اور باآواز بلند کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم پاک پتن شریف کے رہنے والے تھے۔ آپ کے باقیات صالحات میں ایک ادارہ جامعہ فریدیہ ہے۔ آپ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ کے خاص مریدین میں سے تھے۔ مولانا نے تمام زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزاری۔ تحریک ختم نبوت ۵۳ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مسئلہ ختم نبوت کی خدمت آپ کا شب و روز کا وظیفہ تھا۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعائے مغفرت فرما کر مشکور فرمائیں۔

برطانوی حکومت مسلمانوں کو حلال ذبیحہ کی سہولت سے محروم نہیں کرےگی۔ انگلینڈ کے علماء کا مشترکہ بیان

شفیلڈ ۔۔ مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم، قاری تصورالحق، مولانا عبیدالرحمن، مولانا یوسف سورتی، مولانا فتح محمد، قاری طیب عباسی، اور امیر مرکزیہ مولانا لطف الرحمن صاحب نے مشترکہ بیان اس اخباری بیان پر اطمینان کا اظہار کیا کہ برطانوی حکومت اینمل ویلفیئر ایسوسی ایشن کی تجاویز کو قبول نہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو حلال ذبیحہ جیسی عائلی سہولت سے محروم نہیں کریگی ہے اور اس سلسلہ میں جلد ہی باقاعدہ اعلان بھی متوقع ہے جمعیت کے رہنماؤں نے کہا کہ حکومت نے اس وقت دانشمندانہ فیصلہ سے اپنے آپ کو ایک بڑے بحران سے بچالیا ہے اور اپنے غلط اقدامات کی فہرست میں سے ایک کا اضافہ کمی کی اور پھر معاملہ کو طول دینے سے بھی بچالیا۔

ان رہنماؤں نے کہا کہ اگر مسلمان اپنے اپنے اختلافات کے باوجود بنیادی اور اجتماعی مقاصد میں کسی مشترکہ پروگرام پر متفق ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت انکو اپنے حقوق کے حصول سے باز نہیں رکھ سکتی لیکن قابل افسوس امر یہ ہے کہ بعض خود ساختہ دینی و مذہبی جماعتیں اور رہنما اپنے اپنے تشخص میں دوریوں کو جنم دینے میں کسی سے بھی گریزاں نہیں جمعیت کے رہنماؤں نے کہا کہ وہ مستقبل قریب میں مسلمانوں کے دینی تشخص کو تسلیم کروانے کا فارمولا کا تنظیمی اور قابل عمل ہونے کے جائزہ کے لیے مسلمانوں کے سامنے رکھے گے تاکہ عید کی پر تعطیلات، مسلم پرسنل لاء اور مخلوط نظام تعلیم سے پاک بچوں اور بچیوں کے لئے قابل قبول تعلیمی نصاب جیسے اہم اور بنیادی حقوق حاصل کر سکیں۔

سعودی نوٹیفکیشن کی فوری منسوخی کا مطالبہ

شفیلڈ۔ مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم، قاری تصورالحق، اور مولانا یوسف سورتی نے مشترکہ بیان میں اس سعودی نوٹیفکیشن کی فوری منسوخی کا مطالبہ کیا ہے جس میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال برطانیہ سے وہی لوگ حج ویزا کیلئے درخواست دے سکتے ہیں جنکا مستقل قیام برطانیہ میں ہو اور پھر سعودی ایئرلائنز اور برٹش ایئرلائنز کے علاوہ کسی دوسری کا ہوائی سروس میں

دھماکے، ڈاکے، قتل اور اغواء کی وارداتیں قادیانی کر رہے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے امیر جناب منظور الٰہی ملک نے جنرل ضیاء الحق، وزیراعظم جونیجو، وزیر مذہبی امور میر حاجی ترین کے نام ایک کھلا خط لکھا ہے جس میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ آئے دن پاکستان میں بموں کے دھماکے، بنکوں میں ڈاکے، قتل و اغواء کی وارداتیں قادیانی کر رہے ہیں۔ اس سے ان کے کئی مقاصد ہیں ایک یہ کہ وہ مسلمانوں کو قتل کرکے خوش ہوتے ہیں دوسرے موجودہ حکومت کو بیرون ممالک میں بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ اندرون ملک اس کو کمزور بلکہ ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں انہوں نے مزید مطالبہ کیا ہے کہ سکھر اور ساہیوال کے پھانسی کی سزا پانے والے قادیانی مجرموں کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔ اور مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کو جلد گرفتار کرکے پھانسی کی سزا دی جائے۔ قادیانیوں کے ماہ نامے تشحیذ الاذہان، خالد، انصار اللہ، مصباح، تحریک جدید ربوہ، ہفت روزہ لاہور، لاہور، پندرہ روزہ تقاضے لاہور، روزنامہ امن کراچی (جو قادیانیت نوازی میں سب سے پیش پیش ہے۔ ماہنامہ مسرت ڈائجسٹ کراچی، ٹیمپل ایکسپریس کراچی سب کے ڈیکلریشن منسوخ کیئے جائیں۔ ایک دوسرے خط میں جو نئے اسپیکر جناب حامد ناصر چٹھہ کے نام ہے جناب ملک صاحب نے ان کو اسپیکر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اسلام، ختم نبوت اور ملک وملت کی ہمیشہ خدمت کرتے رہیں گے۔

ہم آپ کو اس نیک عمل پر خراج تحسین اور دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ آپ نے توہین رسول کرنے والی عورت عاصمہ جیلانی کے خلاف وزیر داخلہ کو مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا ہے ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ آپ اس حکم کے ساتھ وزیر داخلہ کو یہ حکم بھی صادر فرمائیں کہ وہ تمام قادیانی کتابوں کو ضبط کریں جو تمام کی تمام توہین رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھری ہوئی ہیں نیز ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ قرآن کریم حرف مسلمانوں کا ہے اسلئے قادیانیوں مرتدوں سے وہ سب قرآن لے لیے جائیں جو انہوں نے چھاپے ہیں یا چھپوائے ہیں اور آئندہ ان مرتدوں کو پاکستان یا بیرون ملک میں قرآن کریم چھاپنے یا چھپوانے پر موت کی سزا دی جائے آخر میں انہوں نے اسپیکر کو لکھا ہے کہ ربوہ کے تمام مکینوں کو ان کے مکانوں اور زمین کا مالک قرار دیا جائے۔ قادیانی ذاتی فیملی سب ربوہ والوں پر ظلم وستم توڑ رہے ہیں اور اس کی وجہ سابقہ مسلم لیگی حکومت ہے جس نے ان کو ایک آنہ مرلے کے حساب سے ۱۰۴۲ ایکڑ زمین فراہم کر دی۔

سفر بھی نہیں کر سکیں گے۔ ان رہنماؤں نے کہا ہے کہ برطانیہ میں لاکھوں کی تعداد میں مسلمان اپنے بال بچوں سمیت آباد ہیں اور ان کا اپنے اپنے وطنوں میں والدین یا دیگر رشتہ دار واقربا سے ملاقات کیلئے موجودہ معاشی بحران کے زمانہ میں سفر کرنا آسان نہیں رہا لہذا اپنے عزیز و اقارب کو ملاقات اور حج کیلئے ایک ساتھ جمع کرنے کے آسان ترین کام میں مشکلات انسانی ہمدردی کے منافی ہیں اس لئے اس پابندی کا کوئی اصولی اور اخلاقی جواز نہیں بلکہ حج بیت اللہ سے روکنے کی یہ ایک گھٹیا حرکت تصور کیا جائیگا جبکہ بغیر ویزا حج کے سفر پر پابندی بھی مالی کمزوری کے حامل لوگوں پر ایک ناروا بوجھ بھی ہوگا نیز اس پابندی سے سعودی حکومت اپنے لئے مسلمانوں میں نفرت کا بیج بوئیگی اور دشمنوں کو کھل کر اپنے تئیں رائے عامہ ہموار کرنے کا قیمتی موقع فراہم کریگی لہذا بغیر کسی تاخیر کے ان احکامات کو ختم کرتے ہوئے اپنے اور مسلمانوں کے درمیان کسی قسم کی خلیج حائل نہ ہونے دے بصورت دیگر یہ اقدامات اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی لگانے کے مترادف ہوگا۔ جمعیت کے رہنماؤں نے کہا کہ وہ اس مذکورہ مسئلے میں فوری سعودی ذمہ داروں سے رابطہ قائم کر رہے ہیں امید ہے کہ جمعیت کی مخلصانہ کوششیں بارآور ثابت ہونگی اور حج پر جانے والے متمنی حضرات سابقہ حاصل سہولتوں سے استفادہ اٹھا سکیں گے اور تازہ ترین پابندیوں سے گلو خلاصی ہو جائیگی۔

ایک ضروری گذارش

قارئین اور ایجنٹ حضرات ڈرافٹ یا منی آرڈر ارسال کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ کسی کے ذاتی نام نہ ہوں بلکہ ہفت روزہ ختم نبوت کے نام تحریر کریں تاکہ وصولی میں آسانی ہو۔ منیجر

مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے راہنماؤں کا دورہ

ننکانہ (رپورٹ محمد طاہر رزاق) مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ ضلع شیخوپورہ کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف علاقوں کا دورہ کرنے کیلئے ایک تین رکنی وفد تیار کیا گیا اس وفد میں مجاہدین ختم نبوت محمد متین خالد صاحب، شیخ محمد اشفاق اور راقم محمد طاہر رزاق شامل تھے یہ وفد سب سے پہلے درہ کینٹ پہنچا جہاں عبدالخالق علوی، خدا بخش صاحب جناب مبارک صاحب جناب اختر محمد صاحب جج اور حاجی منیر صاحب اور جناب منصور احمد صاحب نے وفد کا خیر مقدم کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت واہ میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا متین خالد صاحب نے لیکچر دیا جمعہ کے دن مدنی جامع مسجد میں بیان ہوا بعد از نماز عصر یہ قافلہ ہری پور روانہ ہوگیا جہاں مدنی مسجد اٹک روڈ میں قیام رہا۔ یہاں مسجد کے خطیب قاضی گل رحمان صاحب سے ملاقات ہوئی وہاں بیان میں جناب متین خالد صاحب نے کہا کہ عشق مصطفیٰ ان کا زیور حیات ہے، اور تاج و تخت ختم نبوت کی حفاظت و نگہبانی ان کا مقصد حیات ہے۔ ہری پور میں ہی زندگی ایک گمنام مجاہد ختم نبوت جناب عبدالحمید سے ملاقات ہوئی، وہ مقامی سکول میں ٹیچر ہیں ۳۰ قادیانی ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ یہاں رات کو ختم نبوت کے مسئلہ پر تقریر ہوئی۔ اور خالد متین صاحب نے مرزا کا کچا چٹھا کھولا۔ اگلے روز ہری پور کی ایک جامع مسجد میں خطاب کیا اور اسی دن وفد ایبٹ آباد روانہ ہوگیا ختم نبوت کے نوجوان مجاہدین شاہد اقبال شکیل احمد ندیم قاضی قسیم جان صاحب دفتر میں خیر مقدم کیلئے موجود تھے، یہاں مولانا شفیق الرحمن صاحب صاحب کی بھی زیارت کی۔ یہاں کے نوجوان قابل صد تبریک ہیں کہ جنہوں نے یہاں قادیانیوں کے جمعہ کا اجتماع بند کروا دیا ہے۔ بعد نماز مغرب یہاں ایک لیکچر ہوا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

دوپہر کی سہانی جنت کو ہم ایبٹ آباد کی دلربا اور روح پرور وادی کو چھوڑ کر اپنی اگلی منزل مانسہرہ کی جانب روانہ ہوئے۔ مانسہرہ میں اترتے ہوئے ہم نے مجاہد ختم نبوت مولانا منظور احمد شاہ آسی صاحب کی خدمت عالیہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کیا شاہ صاحب حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب کے شاگرد ارجمند ہیں زندگی کی ساری بہاریں ختم نبوت کی نذر کر چکے ہیں اور کمزور جسم کے مالک ہیں لیکن قادیانیوں پر صاعقہ بن کر گرتے ہیں۔

مانسہرہ سے وفد واپس ہری پور روانہ ہوا ہری پور میں جامع مسجد شیر افزل گیٹ میں درس ختم نبوت کا بندوبست تھا، یہاں بھی بھائی متین خالد نے علم و حکمت کے موتی لٹاتے ہوئے مسئلہ ختم نبوت نہایت فصاحت اور بلاغت سے بیان فرمایا اور عشق نبی کے ایمانی واقعات سامعین و سامعات کے دلوں کو گرمایا اور حفاظت ختم نبوت کے مشن میں مسلمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کے متعلق بتایا۔

وفد رات ہری پور سے واپس ایبٹ آباد پہنچا ہری پور میں جناب حضرت مولانا شبیر احمد، حکیم عبدالرشید صاحب اور حفیظ الرحمن صاحب نے نہایت پر تکلف دعوت کھلا اور اپنی بے شمار دعاؤں سے رخصت کیا، اگلے روز یہ وفد راولپنڈی پہنچا جہاں جناب میر اقبال صاحب محمد حنیف شاہ صاحب اور جناب طارق انوار لودھی صاحب نے پروگرام کا انتظام کر رکھا تھا لیکن چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر پروگرام ملتوی کرنا پڑا اور پروگرام بنا کہ عید الفطر کے بعد پروگرام ہوگا۔ وفد رات راولپنڈی سے واپس اپنی منزل لاہور اور ننکانہ صاحب روانہ ہوا۔

مکتوب ڈیرہ اسمٰعیل خان

رپورٹ: محمد شعیب گنگوہی

ڈیرہ اور قبائلی علاقوں میں عظیم الشان جلسے

ہر مقام پر امیر مرکزیہ اور علماء کرام کا والہانہ استقبال کیا گیا

حضرت مخدوم العلماء رہبر شریعت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پروگرام کے مطابق ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی سرحد مینہ پر تشریف لائے۔ ڈیرہ بھکر پل پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ آپ کو ڈاٹسنوں کے جلوس کی صورت میں جامع مسجد جمعہ شاہ لایا گیا۔ قبل از نماز جمعہ حضرت قبلہ کی صدارت میں مولانا عبدالواحد صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ اور قاری محمد امین صاحب راولپنڈی نے خطاب کیا انہوں نے اپنے خطاب میں مرزائیت کے جرائم اور ان کی اسلام دشمنی و ملک دشمنی سے مسلمانان ڈیرہ کو آگاہ کیا، اور ان سے اپیل کی کہ وہ مرزائیت کے خلاف متحد ہو کر اپنے دین متین کی حفاظت کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کریں۔ بعد از نماز عصر دفتر ختم نبوت میں علماء کرام مجتمع ہوئے اور ان سے صوفی اللہ وسایا آف ڈیرہ نے خطاب کرتے ہوئے ڈیرہ غازی خان کے تفصیلی حالات سے آگاہ کیا اور کہا کہ انتظامیہ نے درندگی کا ثبوت دیتے ہوئے فدایان ختم نبوت پر لاٹھی چارج کی اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ علماء کرام اور مساجد کی بے حرمتی کی گئی، علماء کو بے ہودہ گالیاں دی گئیں لہٰذا انتظامیہ کے ایسے افسران کو فی الفور معطل کیا جائے۔ مولانا اقبال اختر فاروقی سردار محمد خان لغاری اور حضرت خواجہ عبدالمنان آف تونسہ نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ کی دوسری نشست بعد از نماز عشاء جامع مسجد جمعہ شاہ میں شروع ہوئی پہلے نو سال سے جاری درس قرآن مجید اور درس حدیث مشکوٰۃ کا اختتامی درس قاری محمد امین صاحب راولپنڈی نے دیا اور حضرت پیر طریقت مولانا خان محمد صاحب مولانا غلام رسول خطیب جمعہ شاہ کی اپنے دست مبارک سے دستار بندی کرائی اور پھر جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی مولانا محمد عبداللہ صاحب بھکر اور مولانا اللہ وسایا صاحب ملتان محمد ریاض الحسن صاحب گنگوہی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اور خواجہ محمد زاہد نے خطاب کیا، حضرت کی دعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے روز بعد از نماز ظہر ایک ڈاٹسن اور حضرت کی کار ٹانک روانہ ہوئی ٹانک پہنچنے پر حضرت صاحب کا والہانہ استقبال کیا گیا اور آپ کو جامع مسجد کی لیجایا گیا جہاں پر کھانا کھلانے کے لئے جانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ عصر سے قبل علماء کرام کے اجتماع سے مولانا عبدالواحد صاحب نے پشتو میں خطاب کیا اور انہیں مسئلہ ختم نبوت کی نزاکت اور مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام کش ریشہ دوانیوں سے انہیں آگاہ کیا۔ انہوں نے بلوچستان میں بہائیوں کے بڑھتے ہوئے اسلام دشمن افعال پر بھی روشنی ڈالی اور علماء کرام سے اتحاد و اتفاق کے ساتھ سامراجی ایجنٹوں سے نمٹنے کیلئے تیار رہنے کی اپیل کی بعد از نماز عصر جامع مسجد ٹکارکا میں حضرت الامیر نے پریس کانفرنس کی جس میں مولانا اللہ وسایا رابطہ سیکرٹری مولانا عبدالستار شاہ بخاری جنوبی مولانا عبدالواحد قاضی عطاء اللہ صاحب زادہ شمس الدین موسیٰ زئی محمد ریاض الحسن گنگوہی خواجہ محمد زاہد صاحب مولانا غلام محمد صاحب موجود تھے۔

بعد از نماز عشاء جامع مسجد چینی مولوی فتح محمد خان میں عظیم الشان جلسہ عام، صاحب زادہ شمس الدین صاحب موسیٰ زئی شریف کی صدارت میں شروع ہوا بارش کے باوجود فدایان ختم نبوت نے بھاری تعداد میں شرکت کی قاضی عطاء اللہ صاحب نے حضرت کا تفصیلی تعارف کرایا عبدالستار شاہ بخاری جنوبی مولانا عبدالواحد کوئٹہ اور مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کیا جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا غلام محمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ حضرت امیر مرکزیہ کی دعا سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ تیسرے روز صبح سویرے ساؤتھ وزیرستان ایجنسی وانا کی جانب روانہ ہوئے یہ وزیری علاقہ ہے جہاں انگریز کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا، ٹھیک دس بجے وانا سے ۲۰ میل دور تحاکی کے مقام پر حضرت پیر طریقت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب کے والہانہ استقبال کیلئے ڈاٹسنوں ویگنوں بسوں اور موٹر سائیکلوں پر سوار قبائل کے حریت پسند غیور پٹھان سینکڑوں کی تعداد میں انتظار کر رہے تھے حضرت کے پہنچتے ہی خوشی میں استقبالیہ فائرنگ کی گئی ہر شخص نے فائرنگ کر کے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہر سمت میں جمعیت علماء اسلام کے جھنڈے اور بینر ختم نبوت نظر آرہے تھے لوگ زندہ جذبات میں نعرے لگا رہے تھے۔ حضرت خواجہ خان محمد زندہ باد ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد جب تک سورج چاند چمکیگا مفتی تیرا نام رہیگا۔ حضرت الامیر کی کار کے آگے پیچھے موٹر سائیکل سوار اور پیچھے ڈاٹسنوں کا طویل جلوس پہاڑیوں سے گزرتا ہوا ایک عجیب سماں پیش کر رہا تھا وہ بیس میل کا سفر ڈیڑھ گھنٹہ میں طے کیا گیا اور جلوس جب وانا شہر سے گزرا تو لوگوں نے فائرنگ کی اور ہزاروں قبائلی لٹھیں بنا کر روڈ کے دونوں جانب کھڑے ہو گئے جلسہ دار العلوم تعلیم القرآن شمول میں ہوا جو کہ افغانستان کے سرحد کے قریب ہے ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے جلسہ میں مولانا مومن شاہ صاحب حرکت انقلاب اسلامی افغانستان مولانا احمد کوئٹہ غزنی جنرل رکن مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا مفتی حسن جان صاحب پشاور مولانا عبدالواحد صاحب کوئٹہ مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کیا مولانا عبدالواحد صاحب کی تقریر کے دوران اور دعا کی وقت لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے اور انہوں نے ہاتھ بلند کرکے یہ عہد کیا کہ حضور کی ناموس کے لئے اگر ہمیں بلایا گیا تو ہم اپنی جان و مال کی قربانی

باقی صفحہ ۲۹ پر

صدائے ختم نبوت

حکومت اور قادیانیوں کو انتباہ

بجامع مسجد منزل گاہ سکھر میں کچھ قادیانیوں نے عین حالت نماز میں دو مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔ اسی طرح ساہیوال میں بھی اپنے مرزائیوں نے گولیاں برسا کر ایک عالم دین اور طالب علم کو شہید کر دیا تھا۔ یہ دونوں کیس کچھ دن فوجی عدالت میں زیر سماعت رہے۔ بالآخر ان مقدمات میں ملوث قادیانیوں کو سزائے موت اور کچھ کو سزائے قید و جرمانہ ہوئی۔ ان دونوں مقدمات کا فیصلہ ہوئے کافی عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک ان فیصلوں پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ جس سے اہل پاکستان میں حکومت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ حکومت محض کلیدی عہدوں پر فائز قادیانیوں کی وجہ سے تاخیری حربے استعمال کر رہی ہے۔ —— یہ خدشہ بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ قادیانیوں نے اپنے پشت پناہ ملکوں سے اس سلسلہ میں درخواستیں کی ہیں۔ اور ان کے سامنے آہ و فغاں کی ہے۔ لیکن یہ مسئلہ خالصتاً پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے۔ جس میں دخل دینے کا ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ جب پاکستان کسی کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیتا۔ تو انہیں بھی پاکستان کے اندرونی معاملات دخل اندازی نہیں کرنا چاہیئے۔

ہم مانتے ہیں کہ قادیانی ٹولہ ان ملکوں (بڑی طاقتوں) کا آلۂ کار اور جاسوس ٹولہ ہے۔ لیکن گروہ مالک اپنے ملک میں کسی گروہ یا جماعت کو دہشت گردی، قتل و غارت گری، غنڈہ گردی کی اجازت نہیں دے سکتے تو اہل پاکستان اپنے وطن عزیز میں (جس کے لیے انہوں نے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور جس کے قیام کیلئے اپنی عزت تک کو قربان کر دیا) کیسے اس بات کی اجازت دے سکتے ہیں۔ کہ ایک مختصر سا قادیانی گروہ ملک کے اندر جو چاہے۔ من مانی کرتا پھرے، ختم نبوت کی تبلیغ کے جرم میں علماء کو اغواء کرے۔ مسجد کا تقدس پامال کرے۔ اور بے گناہ علماء اور مسلمانوں کو قتل کرنے لگ جائیں۔

قیام پاکستان سے لیکر ۱۹۸۴ء تک قادیانیوں نے اقلیتی گروہ ہوتے ہوئے اہل اسلام کے ساتھ اتنی زیادتیاں کیں ہیں۔ کہ اگر ہم ان زیادتیوں پر قلم اٹھائیں تو ان پر ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں وطن عزیز پاکستان کو تباہ کرنے کی جو جو سازشیں ربوہ میں کی گئیں اور کی جا رہی ہیں۔ وہ ایک الگ داستان ہے۔

اہل اسلام ابھی تک ان بیس ہزار شمع ختم نبوت کے پروانوں کے خون کو نہیں بھولے جو یہاں کے ناعاقبت اندیش اور ملک دشمن حکمرانوں نے محض ظفر اللہ قادیانی کی وزارت کو بچانے اور قادیانیوں کو تحفظ دینے کیلئے کیا تھا۔ ابھی تو ان ۲۰ ہزار مسلمانوں کے خون کا بدلہ چکانا ہے۔ جو قادیانیوں کے سر پر ہے۔ سکھر اور ساہیوال کیس میں تو صرف چند قادیانی ملوث ہیں۔ اگر ان دونوں کیسوں کے فیصلے پر عمل درآمد ہو جاتا تو یہ محض اہل اسلام کی تھوڑی سی اشک شوئی ہوگی۔ مکمل تلافی نہیں۔ تلافی اس وقت ہوگی جب قادیانیت سے اس پاک سرزمین کو مکمل طور پر پاک اور صاف کر دیا جائے گا۔

اس سلسلہ میں ہم کچھ زیادہ لکھنا اس لیے مناسب نہیں سمجھتے کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین اور حکومت کے درمیان

قادیانیت کے بارے میں بات چیت کا سلسلہ جاری ہے۔ اور مجلس عمل کو اس بات کا احساس ہے کہ ملک کے اندرونی و بیرونی حالات مایوس کن ہیں۔ اندرونی طور پر امن و امان کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔ خاص طور پر صوبہ سندھ کے عوام ڈاکوؤں کے نام پر دہشت گردوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے خود کو غیر محفوظ تصور کرنے لگے ہیں۔ بیرونی طور پر افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد پر ایک سپر طاقت کی طرف سے آگ اور خون کا کھیل جاری ہے یہی وہ وجوہات ہیں۔ جن کی وجہ سے مجلس عمل نے انتہائی قدم اٹھانے سے گریز کیا ہے۔ لیکن تابکے —— اگر حکومت کی طرف سے قادیانیوں کو ڈھیل دیے جانے کا سلسلہ یوں ہی جاری رہا تو بالآخر مجلس عمل کو انتہائی قدم اٹھانا پڑے گا۔ اور پھر قادیانیت کو کوئی نہیں بچا سکے گا۔ اور پھر وہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک قادیانیت کا مکمل خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

قادیانی گروہ ایک ایسا گروہ ہے جو اسلام اور ملک دونوں کا باغی ہے۔ ہم کئی مرتبہ انہی کالموں میں قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں اور خطرناک سازشوں کی نشاندہی کر چکے ہیں۔ جہاں تک ان کی اسلام دشمنی کا تعلق ہے۔ وہ ایک بدیہی حقیقت ہے۔ اسلام نام ہے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا —— جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم —— کا وفادار نہیں اور جس گروہ نے آپ کی نبوت کے بعد ایک نئی اور جھوٹی نبوت کی دکان سجائی ہے۔ اور جنہوں نے مرزا قادیانی جیسے بدکردار، بدصورت اور بدخصال کو نبوت کے منصب پر بٹھایا ہے اسے امت مسلمہ اور ایک اسلامی ملک میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

اب اس گروہ کے لیے دو ہی راستے ہیں۔ کہ یا تو وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا طوق اپنی گردن سے اتار کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ ہو جائیں اور اپنے مرتدانہ و کافرانہ خیالات سے توبہ کر کے امت مسلمہ میں شامل ہو جائیں۔ اور یا پھر وہ یہ ملک چھوڑ کر وہاں چلے جائیں جہاں ان کا پیشوا مرزا طاہر بھاگ کر گیا ہے۔ ورنہ تیسرا راستہ وہی ہو گا جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھوٹے مدعیان نبوت اور دوسرے مرتد گروہوں کے ساتھ اختیار کیا تھا۔

ہم جانتے ہیں کہ اس وقت قادیانی سپر طاقتوں اور اپنے پشت پناہ ملکوں سے آس لگائے بیٹھے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی، مرزا طاہر احمد، سابق سیکرٹری اطلاعات مسٹر نسیم اور مسٹر ایم ایم احمد اپنی تگ و دو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ دور گذر چکا ہے جب خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ اب نہ کوئی ناظم الدین ہے، نہ دولتانہ، نہ غلام محمد ہے نہ سکندر مرزا، نہ کوئی اعظم خان نہ یحییٰ خان —— اب عوام کی قادیانیوں سے نفرت کا لاوا پک چکا ہے۔ جو ایک نہ ایک دن پھوٹ پڑے گا۔ ان کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ جو کسی وقت بھی چھلک جائے گا۔

اس لیے اگر حکومت عوام کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتی ہے تو اسکے لیے صحیح راستہ یہی ہے کہ وہ مرکزی مجلس عمل کے تمام مطالبات کو فوری طور پر قبول کر لے اور

- ساہیوال و سکھر کیس کے فیصلوں پر فوری اور بلا تاخیر عملدرآمد کرایا جائے۔
- ان مرتدوں (عبادت گاہوں) کی ہیئت بلکہ رخ تبدیل کیے جائیں کیونکہ ان کا کعبہ قادیان (بھارت) میں ہے۔
- انہیں اسلامی شعائر و اصطلاحات کے استعمال سے روکا جائے۔
- انہیں ۱۹۷۳ء کے آئین اور صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد کا پابند کیا جائے۔
- ربوہ کی زمین جو کوڑیوں کے مول خریدی گئی ہے۔ وہ فوراً واپس لیکر متاثرین کو الاٹ کی جائے۔ خواہ وہ قادیانی ہی کیوں نہ ہوں۔
- مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کیس کے مجرموں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ اور انہیں عبرتناک سزائیں دی جائیں۔
- ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے۔

باقی صفحہ پر

اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے کے فضائل

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ .. لَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

(سورہ بقرہ ۔ رکوع ۳۶)

جو لوگ اللہ کے راستے میں (یعنی خیر کے کاموں) اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک دانہ ہو، جس میں سات بالیں اُگی ہوں اور ہر بال میں سو دانے ہوں (تو ایک دانے سے سات سو دانے مل گئے) اور حق جل شانہ جس کو چاہیے زیادہ عطا فرما دیتے ہیں۔ اللہ جل شانہ بڑی وسعت والے ہیں (ان کے یہاں کسی چیز کی کمی نہیں) اور جاننے والے ہیں (کہ خرچ کرنے والے کی نیت کا حال بھی ان کو خوب معلوم ہے۔)

فائدہ: ایک حدیث میں آیا ہے کہ اعمال چھ قسم کے ہیں اور آدمی چار قسم کے ہیں۔ اعمال کی چھ قسمیں یہ ہیں کہ دو عمل تو واجب کرنے والے ہیں اور دو عمل برابر سرابر ہیں اور ایک عمل دس گنا ثواب رکھتا ہے اور ایک عمل سات سو گنا ثواب رکھتا ہے۔ جو دو واجب کرنے والے ہیں وہ تو یہ ہے کہ جو شخص اس حالت میں مرے کہ شرک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو کر رہیگا اور جو ایسی حالت میں مرے کہ شرک کرتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور برابر سرابر یہ ہیں کہ جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرلے اور عمل نہ کر سکے، اس کو ایک ثواب ملتا ہے اور جو اللہ کے راستے میں خرچ کرے اس کو ہر خرچ کا سات سو گنا ثواب ملتا ہے۔ اور آدمی چار طرح کے ہیں ایک وہ لوگ ہیں جن پر دنیا میں بھی وسعت ہے آخرت میں بھی، دوسرے وہ جن پر دنیا میں وسعت آخرت میں تنگی، تیسرے وہ جن پر دنیا میں تنگی آخرت میں وسعت، چوتھے وہ جن پر دنیا میں بھی تنگی آخرت میں بھی تنگی (کنز العمال) کہ یہاں کے فکر کے ساتھ اعمال بھی خراب ہوئے، جن کی وجہ سے وہاں بھی کچھ نہ ملا، دنیا اور آخرت دونوں ہی برباد ہو گئے۔ حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص ایک کھجور کے بقدر بھی صدقہ کرے بشرطیکہ طیب مال سے ہو، خبیث مال نہ ہو، اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہٗ طیب مال کو ہی قبول کرتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہٗ اس صدقہ کی پرورش کرتے ہیں جیسا کہ تم لوگ اپنے بچھیرے کی پرورش کرتے ہو حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑھتے بڑھتے پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ایک کھجور اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کے ثواب کو اتنا بڑھاتے ہیں کہ وہ احد کے پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے۔ احد کا پہاڑ مدینہ طیبہ کا بہت بڑا پہاڑ ہے۔ اس صورت میں سات سو سے بہت زیادہ اجر و ثواب ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب یہ سات سو گنے والی آیت شریفہ نازل ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جل شانہٗ سے ثواب کے زیادہ ہونے کی دعا کی

ترجمہ: جو لوگ اپنا مال اللہ کی راستے میں خرچ کرتے ہیں پھر نہ تو جس کو دیا ہے اس پر احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی اور طرح، اس کو اذیت پہنچاتے ہیں تو ان کے لئے ان کے رب کے پاس اس کا ثواب ہے اور قیامت کے دن ان کو نہ کسی قسم کا خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (القرآن)

ف: یہ آیت شریفہ پہلی آیت کے بعد ہی ہے اور اسی رکوع میں سارا ہی مضمون اسی کے متعلق ہے۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی ترغیب، اور احسان جتا کر اسکو برباد کرنے پر تنبیہ ہے اور کسی اور طرح سے اذیت پہنچانے کا یہ مطلب ہے کہ اپنے اس احسان کی وجہ سے اسکے ساتھ حقارت کا برتاؤ کرے اسکو ذلیل سمجھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو اپنے دیئے پر احسان جتائے۔ دوسرا وہ ہے جو والدین کی نافرمانی کرے تیسرا وہ ہے جو شراب پیتا رہتا ہو وغیرہ وغیرہ (در منثور) امام غزالیؒ نے احیاءؒ میں صدقہ کے آداب میں لکھا ہے کہ اسکو منّ اور اذیٰ سے برباد نہ کریں۔ منّ اور اذیٰ کی تفسیر میں علماء کے چند قول ہیں، بعض علماء نے لکھا ہے کہ منّ یہ ہے کہ خود اس سے اسکا تذکرہ کرے اور اذیٰ یہ ہے کہ اسکا دوسروں سے اظہار کرے۔ بعض نے فرمایا ہے کہ منّ یہ ہے کہ اس عطا کے بدلہ میں اس سے کوئی بیگار لے اور اذیٰ یہ ہے کہ اسکو فقیری کا طعنہ دے۔ بعض نے فرمایا ہے کہ منّ یہ ہے کہ اس عطا کی وجہ سے اپنی بڑائی اس پر ظاہر کرے اور اذیٰ یہ ہے کہ اسکو سوال کی وجہ سے جھڑکے — امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اصل منّ یہ ہے کہ اپنے دل میں اپنا اس پر احسان سمجھے اسی وجہ سے پھر امور بالا ظاہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس فقیر کا اپنے اوپر احسان سمجھنا چاہئے کہ اس نے اللہ جل شانہٗ کا حق اس سے قبول کرلیا اسکو بری الذمہ بنا دیا۔ اور اسکے مال کی پاکی کا سبب بنا اور جہنم کے عذاب سے جو زکوٰۃ کے روکنے کی وجہ سے ہوتا نجات دلائی (احیاء) مشہور محدث امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے آپکو ثواب کا اس سے زیادہ محتاج نہ سمجھے جتنا فقیر کہ اپنے صدقہ کا محتاج سمجھتا ہے اس نے اپنے صدقہ کو ضائع کر دیا

دِل کا بگاڑ

حضرت مولانا عبدالستار صاحب

حضرت امام ابوحنیفہؒ جیسے فقہ کے بڑے امام ہیں ایسے حدیث و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی آپ بڑا بلند مقام رکھتے ہیں — امام ابوحنیفہؒ اپنی سند کے ساتھ حدیث نقل فرماتے ہیں۔

"حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب یہ ٹھیک ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے باقی سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب یہ بیمار ہو جائے تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ سن لو یہ ٹکڑا دل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جب یہ خراب و فاسد ہو جائے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے"

عقود الجمان ص ۳۲۹ (الامام شمس الدین الصالحی الشافعی)

تشریح :- قلب جسم کے لیے بمنزلہ بادشاہ و حاکم کے ہے۔ سب اعضاء کی زندگی اس کی زندگی سے وابستہ ہے۔ اور ان کی موت، قلب کی موت سے ہے۔ جب حرکت قلب بند ہو جائے تو پورا جسم لاشۂ بے جان بن کے رہ جاتا ہے جو انسان پہلے بہت کچھ تھا۔ اب کچھ بھی نہیں رہا۔ درندے پرندے حتیٰ کہ چیونٹیاں تک مسلط ہو کر اسے کھا نوچ کر چٹ کر دیتے ہیں ساری ہیبت و عظمت، تدبیر و عملی سرگرمیاں، سلب و جلب اسی قلب کے بقا سے ہے۔

انتہائی خطرناک دل کی جسمانی بیماری انتہائی خطرناک ہے تو اس کی روحانی بیماری اس سے کہیں بڑھ کر خطرناک ترین ہے کیونکہ پہلی بیماری کے برے اثرات صرف جسم تک محدود ہوتے ہیں کہ اس سے انسان کی موت واقع ہو جائے۔ لیکن جو دل دوسری قسم کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ ایک فرد اور خاندان متاثر ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات پورا محلہ پورا شہر بلکہ پورا ملک اس کے تباہ کن اثرات کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ آج کا انسانی معاشرہ لوٹ مار قتل و غارت، رشوت، خیانت و بددیانتی، اسمگلنگ عیاشی و فحاشی جن برائیوں کے سبب نمونہ جہنم بنا ہوا ہے یہ سب فساد قلبی اور اسی کی بیماری کا نتیجہ ہے۔ رشوت کے کینسر کی جڑیں پورے معاشرے میں پھیل گئی ہیں صدارتی اور صوبائی و وفاقی وزراء کی گھن گرج دھمکیوں، اسمبلی کی گرما گرم بحثوں، انٹی کرپشن کے محکموں کے باوجود رشوت کی گرم بازاری میں کوئی فرق نہیں آرہا۔ آخر کیوں؟ اس لئے کہ اصل مرض کا علاج ہی نہیں ہو رہا۔ کرپشن والوں کے قلب میں جو جراثیم مرض رشوت کا سبب بن رہے ہیں وہی جراثیم، انٹی کرپشن والوں میں موجود ہیں — نوعیت میں کچھ فرق ہو، تو ہو رشوت دونوں لیتے ہیں کیونکہ یہ دونوں قسم کے لوگ سینوں میں دل بیمار رکھتے ہیں۔ فی قلوبھم مرض۔ ایک پورے خاندان کا چشم و چراغ والدین کی آرزوؤں کا مرکز اور ان کی بے کسی کا سہارا تعلیم یافتہ گریجویٹ ہے۔ دانش گاہ یونیورسٹی (جو آج مقتل گاہیں بن چکی ہیں) کے دروازے پر کلاشنکوف کی گولی کا نشانہ بن جاتا ہے۔ بچے یتیم ہو گئے سہاگ لٹ گیا بعض اوقات اسی طرح پورے خاندان کو موت کی نیند سلا دیا جاتا ہے۔ آخر کیا سبب ہے کہ درندگی کا یہ دیو معاشرے میں ننگا ناچ رہا ہے — ؟ لوٹ کھسوٹ، ڈکیتی کھلے بندوں عام ہو چکی ہے، یہ سب فساد قلبی کا نتیجہ ہے فرد کا بگاڑ معاشرے کا بگاڑ ہے۔ فرد کی اصلاح معاشرے کی اصلاح ہے۔ جرائم کی جڑ دل میں ہوتی ہے۔ جب تک قلب سے امراض کی بیخ کنی نہیں جاتی انسداد جرائم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دانشوران مغرب ہوں یا مشرق کسی کے پاس اس کا علاج موجود نہیں۔ اس لیے مغرب اپنے غلط فلسفہ حیات کی بنا پر یہ سمجھنے پر مجبور ہے کہ "جرم بھی معاشرے کا حق ہے"۔ حالانکہ یہ نقطہ نظر قطعاً غلط ہے۔ دراصل ان کا یہ خیال اصلاح معاشرہ سے عجز و درماندگی کا اعتراف ہے۔

شفاء اگر کوئی فرد یا معاشرہ اس مرض قلب سے شفاء کا طالب ہے اور اس مرض کے نتیجے میں پیدا ہونے والے "جہنم" سے نجات کا خواہش مند ہے تو اسے اس طبیب انسانیت ہادئ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہیے جس نے اس مرض کی نشاندہی فرمائی ہے اور جرائم سے پاک مثالی معاشرہ قائم فرما کر دکھایا جس کی صورت اس زمانہ میں یہ ہے کہ وحی خداوندی، تعلیمات نبویہ اور سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق جو مشائخ عظام تزکیۂ قلوب اور اتباع سنت کے انوار سے منور اور آراستہ ہیں۔ ان سے اصلاحی تعلق قائم کر کے اس دولت عظمیٰ کو حاصل کیا جائے اور یہ ایسی دولت ہے کہ جس سے نہ غزالیؒ مستغنی تھے نہ رازیؒ۔ نہ عوام مستغنی ہیں نہ خواص، نہ تعلیم یافتہ طبقہ نہ غیر تعلیم یافتہ، سب ہی اس کے محتاج ہیں ایک فقیر کنج خانقاہ میں بیٹھ کر اگر اس دولت کو حاصل کر سکتا ہے تو شاہ جہاں اور عالمگیرؒ تخت شاہی پر رونق افروز ہوتے ہوئے بھی اسے پا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو امراض باطنیہ و ظاہرہ سے شفائے کلی نصیب فرمائے آمین۔

گلدستۂ ختم نبوت

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مرسلہ: احسان اللہ اکو، بانک طالب علم

”ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو“

ایک مرتبہ شاہ جی علی گڑھ کے کسی جلسہ میں تقریر کرنے تشریف لے گئے کالج کے طلباء نے تقریر سننے سے انکار کر دیا۔ ایسا ہنگامہ بپا کیا کہ تقریر کرنا محال ہو گیا، شاہ جی نے دیکھا کہ بچے برافروختہ ہیں۔ کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی تو فرمایا: ”اچھا بیٹا قرآن مجید کا ایک رکوع پڑھ دیتا ہوں اور جلسہ تمہارے احترام میں ختم کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ طلبہ خاموش بیٹھ گئے۔

شاہ جی نے انتہائی دل سوزی سے نیم خوردہ آواز میں قرآن مجید پڑھنا شروع کیا۔ چشم و گوش اور در و دیوار جھوم گئے۔

تلاوت ختم ہوئی تو فرمایا کہ بیٹا کیا خیال ہے اس کا ترجمہ بھی کر دوں۔ آواز آئی ضرور ترجمہ بھی کر دیجئے اب ترجمہ شروع ہوا پھر ترجمے کے بعد تفسیر و تشریح کا سلسلہ دراز ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی شاہ جی نے تقریر ختم کی طلبہ نے شور مچایا۔ شاہ جی خدا کے لئے کچھ اور بیان کیجئے۔ فرمایا بیٹا کبھی پھر آؤں گا تو تقریر سناؤں گا۔

جیل اور تخت

ختم نبوت کی تحریک چلی تو ان دنوں شاہ جی کسی جیل میں محبوس تھے۔ ایک بڑا سرکاری افسر ملنے گیا۔ باتوں باتوں میں کہنے لگا شاہ جی اب اسلامی حکومت ہے پہلے جیل جاتے تھے تو لوگ قدر کرتے تھے اب تو وہ دن نہیں رہے۔

لوگ بھول جائیں گے۔ چھوڑیئے اس قصے کو باہر آکر کوئی اور کام کیجئے ٹھیک ہے بھائی میں کبھی لوگوں کے لئے جیل نہیں گیا۔ میں تو اسلام اور آزادی کے لئے جیل جاتا رہا ہوں۔ رہا اسلامی حکومت کا سوال تو مجھے تم سے اتفاق ہے۔ مگر یہ مت بھولو کہ اسلامی حکومتوں میں کچھ لوگ جیل میں رہا کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگ تخت پر۔ یعنی کچھ گوالیار کے قلعہ میں اور کچھ دہلی کے قلعہ میں۔

”ختم نبوت کا سپاہی“

ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے۔ جو شخص بھی اس ردا کی چوری کرے گا۔ میں اس کے گریبان کی دھجیاں پھاڑ دوں گا۔ میں میاںؐ (حضور پاکؐ) کو شاہ جی میاں کہا کرتے تھے) کے سوا کسی کا نہیں۔ نہ اپنا نہ پرایا۔ میں انہی کا ہوں وہی میرے ہیں۔

جن کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا ہو۔ میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور اُن پر جو اُن کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی فیروز بختی کا تماشا دیکھتے ہیں۔

پانچ فرشتوں کی پکار

فقیہؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا روزانہ آسمان سے پانچ فرشتے نازل ہو کر اعلان کرتے ہیں

پہلا کہتا ہے جو اللہ کے فرائض کو ترک کرے گا وہ اللہ کی رحمت سے نکل جائے گا۔

دوسرا کہتا ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو چھوڑے گا وہ ان کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

تیسرا کہتا ہے۔ کہ جو حرام روزی کمائے گا اس کے اعمال ٹھکرا دیئے جائیں گے۔

چوتھا مُردوں کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ تم کا ہے پر رشک کرتے اور کا ہے پر شرمندہ ہو مُردے جواب دیتے ہیں کہ شرمندگی تو اس پر ہے کہ ہم نے اپنی عمروں کو ضائع کیا اور آخرت کی تیاری نہ کی اور رشک ان لوگوں پر ہے جو ابھی زندہ ہیں کہ ان کو عبادت و تلاوت اور ذکر و ورد کا موقع میسر ہے اور ہم محروم ہو چکے ہیں۔

پانچواں فرشتہ کہتا ہے کہ لوگو اللہ کے یہاں غصہ اور عذاب بھی ہے۔ جو اس کے عذاب اور غصہ سے ڈرتا ہے اسے بچاؤ کی تدبیر کر لی چاہیئے۔ وہ گناہوں سے توبہ کرے۔ اے لوگو! ہم نے تم کو شوق دلایا لیکن تم (جنت کے) مشتاق نہ بنے ہم نے تم کو ڈرایا لیکن تم (جہنم یا اللہ کے غصہ سے نہ ڈرے) اگر دنیا میں اللہ سے ڈرنے والے چھوٹے معصوم بچے، چرنے والے جانور اور عبادت گزار بوڑھے نہ ہوتے تو تم پر عذاب نازل ہو جاتا

اَللّٰھُمَّ احفظنا منہ

اظہار خیال یا تہذیب خیال

زاہد منیر عامر

انسان اپنی زندگی میں بہت کچھ دیکھتا ہے اور اس سے کہیں زیادہ سوچتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ انسان جو کچھ دیکھتا ہے اور جو کچھ سوچتا ہے اسے حرف بحرف لوگوں میں بیان بھی کرتا پھرے بلکہ چاہیے یہ کہ صرف وہ گفتگو جو دوسروں کے لئے نافع ہو جو لوگوں کی بھلائی کی خاطر ہو، کی جائے اور بے کار اور ناروا غیر مقصد باتوں سے گریز کیا جائے۔

بعض لوگوں کے نزدیک زبان کا کام ہر وہ بات بیان کرنا ہے جو کہ انسانی ذہن سوچتا ہے ان کے الفاظ میں زبان اظہار خیالات کا ذریعہ ہے حالانکہ زبان صرف اظہار خیالات کا ذریعہ نہیں بلکہ ترک خیالات کا ذریعہ بھی ہے۔

گولڈ سمتھ نے اپنے ایک مضمون میں زبان کی اس تعریف کو بالکل غلط قرار دیا ہے اور اپنے محکم دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زبان کی یہ تعریف صرف حواس باختہ اور مضطرب زدہ لوگوں پر ہی صادق آ سکتی ہے۔ صحیح الدماغ اشخاص کے لیے زبان کی یہ تعریف درست نہیں۔

ایک اور قدیم یونانی فلسفی نے کہا تھا۔

اگر میں اپنے تمام خیالات کو لوگوں پر ظاہر کروں تو فی الفور پاگل قرار پاؤں۔

بعض لوگ زبان کو محض اس لئے کثرت سے استعمال کرتے ہیں کہ وہ اسطرح زندگی کی تلخ حقیقتوں سے وقتی طور پر فرار حاصل کرتے ہیں، اور بعض لوگ زبان کو اس لئے کثرت سے استعمال کرتے ہیں کہ وہ اس ذریعہ سے دوسروں کو محظوظ کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسے لوگ یہ نہیں جانتے کہ زبان کے بکثرت استعمال سے کیا کیا خرابیاں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ بسا اوقات دوران گفتگو روانی میں یا ازراہ مذاق کوئی ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے جو کسی دوسرے کے لئے صد درجہ تکلیف اور دکھ کا موجب بن جاتی ہے کہنے والا بات کہہ دیتا ہے مگر دوسرا عرصے تک اسکی زبان کا لگایا ہوا زخم چاٹتا رہتا ہے اور پھر انسان جب بکثرت بولنے لگتا ہے تو اس کے اندر کا غرور بھی ابھر کر سامنے آجاتا ہے اور اسکی زبان تفاخر و تکبر کا ذریعہ بن جاتی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صد درجہ ناپسندیدہ رویے ہیں۔

اسلام نے دوسرے تمام اخلاقی پہلوؤں کی حفاظت کی طرح حفاظت زبان پر بھی بہت زور دیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے تمام مفکروں سے سینکڑوں برس پہلے کم بولنے کو عبادت قرار دیا تھا ایک اور مقام پر آپؐ نے فرمایا۔۔۔

البلاء موکل بالمنطق

مسلمانوں کو ذکر الٰہی کی ترغیب دینے میں ایک یہ حکمت بھی پوشیدہ ہے کہ اس طرح انسان کی زبان ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر فضول گفتگو سے محفوظ ہو جائے گی اور انسان صرف ضرورت کی بات کریگا اور اپنے طرز گفتگو کو مختصر اور جامع بنانے کی کوشش کریگا۔

آنحضرتؐ نے گفتگو کے اختصار کے بارے میں فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہے کہ بات کرنے میں اختصار سے کام لے کیونکہ بات میں اختصار ہی بہتر ہوتا ہے (سنن ابی داؤد)

زبان وہ ذریعہ ہے جو جنت میں بھی لے جا سکتا ہے اور جہنم میں بھی اسی لئے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

تم مجھے گوشت کے دو لوتھڑوں کی حفاظت کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں ایک وہ جو تمہارے دو رانوں کے درمیان ہے اور دوسرا جو تمہارے دو جبڑوں کے درمیان ہے۔

ہمارے ہاں بالعموم زبان کی حفاظت کی طرف توجہ نہیں دی جاتی اور ہر وقت دوسروں کے بارے میں تبصرے، تنقیدات اور دوسری فضول گفتگو کا سیلاب جاری رکھا جاتا ہے اس حرکت سے نہ جانے صبح و شام ہمارے اعمال نامے میں کتنے گناہوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

روز مرہ کی گفتگو میں عدم احتیاط کس قدر بگاڑ کا سبب بن سکتی ہے اس کا اندازہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے لگایا جا سکتا ہے کہ

کبھی آدمی کی زبان سے تحقیر کی کوئی ایسی بات نکل جاتی ہے جس کی برائی اور خطرناکی حدود وہ خود بھی نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اسکی اس بات کی وجہ سے آخرت کے قیام تک کے لئے اپنی ناراضی اور اپنے غضب کا فیصلہ فرما دیتے ہے"

(شرح السنۃ للبغوی)

ہمیں ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں اپنا اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم دن میں کتنی باتیں ایسی کرتے ہیں جو بے مقصد ہوتی ہیں اور جن میں ایسے جملے بھی آجاتے ہیں جو کسی توہین یا تضحیک پر مشتمل ہوتے ہیں اور جن سے ہم بندوں کی ناراضگی کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لیتے ہیں بالخصوص جب ہم بیکار بیٹھ کر بعض لوگوں پر تبصرے شروع کر دیتے ہیں اور ان تبصروں میں ہم ان لوگوں کی جو ہمارے سامنے نہیں ہوتے برائیاں بھی بیان کرتے ہیں وہ برائیاں جو ان میں موجود ہوتی ہیں اور وہ بھی جو ان میں موجود نہیں ہوتی بلکہ محض ہمارا گمان ہوتا ہے کسی کی غیر موجودگی میں اسکی برائیاں بیان کرنا غیبت کہلاتا ہے اور غیبت کرنے کو حدیث شریف میں اپنے حقیقی بھائی کا گوشت کھانے کے برابر بتلایا گیا ہے۔ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! وہ ایسی برائیاں جو کسی میں فی الواقع موجود ہوں بیان کرنا بھی غیبت کہلاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں یہی تو غیبت ہے ایسی برائیاں جو کسی میں فی الواقع موجود نہ ہوں اور اپنی طرف سے گھڑ کر بیان کی جائیں تہمت کہلاتی ہیں اور اسکا عذاب غیبت سے زیادہ ہے۔

باقی صفحہ ۲۹ پر

مسئلہ ختم نبوۃ

حضرۃ علامہ مولانا شمس الحق افغانی رح

ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی تاریخ کے کسی دور میں شک و شبہ نہیں رہا اور نہ ہی اس پر بحث کی ضرورت سمجھی گئی لیکن برصغیر پاک و ہند میں انگریزی حکومت نے اپنے مفاد و تاریخی اسلام دشمنی کی تکمیل کے لئے اسلام کے اس مرکزی عقیدہ پر ضرب لگانا ضروری سمجھا تاکہ مسلمانوں کی وحدت کو ختم کیا جائے۔ اس سازش کی تکمیل کے لئے انگریزوں کو پنجاب کے ضلع گورداسپور سے ایک ایسا شخص ہاتھ آیا جو اس مقصد کی تکمیل کے لئے موزوں تھا۔ اس نے انگریزوں کی حمایت کے تحت اپنی امت بنائی اور نئی نبوت کی بنیاد ڈالی اور بہت سی کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں کے بنیادی مقصد تین ہیں

۱۔ اپنی شخصیت اور دعاوی پر زور دینا

۲۔ تحریفات قرآن کو معارف بتلانا

۳۔ مسلمانوں کی دشمنی اور انگریزوں کی دوستی پر زور صرف کرنا

یہی اس کی ساری کارروائی کا خلاصہ ہے۔ بقول اقبال مرحوم کے

سلطنت اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گرد کلیسا کرد و مرد

اس لئے ناواقف مسلمانوں کے بچانے کے لئے ضروری ہوا کہ ختم نبوت پر کچھ عرض کریں۔ اسلام کو ایک عمارت سمجھو اور اہم عمارت کے تین نقشے ہوتے ہیں جن کو انجینئر مرتب کرتا ہے۔

۱۔ ذہنی و فکری نقشہ ۲۔ تحریری و کتابی نقشہ

۳۔ خارجی نقشہ

اسلام عقائد، اخلاق و عبادات کی ایک عمارت تھی جس کا پورا نقشہ علم الٰہی میں منضبط تھا۔ پھر اس نقشہ کو کتاب و سنت میں منضبط کیا گیا۔ جو عمارت اسلام کی گویا تحریری شکل تھی۔ پھر مسلمانوں کا تقریباً چودہ سو سال کا مسلسل عمل اس نقشہ اور عمارت اسلام کا خارجی وجود تھا۔ یہ تینوں وجود باہمی متفق ہوتے آئے ہیں۔ اللہ کے علم میں اسلام کی جو حقیقت تھی وہی قرآن و حدیث میں نمودار ہوئی اور قرآن و حدیث میں اسلام کی جو حقیقت تھی، وہ مسلمانوں کے ذہن و فکر میں متواتر نسلاً بعد نسل منتقل ہوتی گئی۔ اسلام کے بنیادی امور میں مسلمانوں نے اختلاف نہیں کیا۔ اگرچہ دیگر امور میں اختلاف رہا یہی وجہ ہے کہ اسلام میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے لیکن آج تک انہوں نے ختم نبوت کی بنیادی حقیقت میں کسی قسم کا اختلاف نہیں کیا۔ البتہ اسلام اور اسلام کے سرچشموں یعنی کتاب و سنت سے الگ ہو کر انکار کیا جاسکتا تھا۔ اور کیا گیا۔ اب ہم اس مسئلے پر دو پہلوؤں سے بحث کریں گے۔ ۱۔ نقل ۲۔ عقل

نقل میں تین امور زیر بحث آئیں گے۔ ۱۔ کتاب یعنی قرآن کریم اور ختم نبوت ۲۔ حدیث اور ختم نبوت۔ ۳۔ اجماع اور ختم نبوت۔ اس کے بعد ختم نبوت کے عقلی پہلو کو بیان کریں گے۔

۱۔ قرآن اور ختم نبوت: قرآن حکیم کی ایک سو سے زائد آیات میں مسئلہ ختم نبوت بیان کیا گیا۔ ہم نظر اختصار چند آیات کا انتخاب کرتے ہیں۔ پہلی آیت ختم نبوت ہے جو سورۃ احزاب میں ہے۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ یہ آیت بالخصوص ختم نبوت پر دال ہے ترجمہ یہ ہے کہ محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلے پر مہر لگ گئی اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ بس جن کو ملنی تھی۔ مل چکی۔ اس لئے آپ کی نبوت کا دور سب نبیوں کے بعد رکھا۔ جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی آخری زمانے میں بحیثیت امتی آئیں گے جیسے تمام انبیا اپنے مقام پر موجود ہیں مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری ساری ہے۔ اور اللہ سب چیزوں کا جاننے والا ہے یعنی یہ بھی جانتا ہے کہ زمانہ ختم نبوت اور محل ختم نبوت کونسا ہے خاتم تاء کے کسرہ کے ساتھ اکثر قراء کی قرأت ہے اور فتح تاء کے ساتھ حسن و عاصم کی قرأت ہے پہلی قرأت کے بموجب خاتم النبیین کا معنی سب نبیوں کو ختم کرنے والا اور فتح والی قرأت کا معنی سب نبیوں پر مہر، دونوں قراءتوں کا مطلب ایک ہے وہ یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد عطائے نبوت کا دروازہ بند ہے۔ کیونکہ مہر کا معنی کا بندش نبوت یہ بیان کرنے کا ایک بلیغ پیرایہ ہے جس پر خود قرآن و سنت لغت عربیہ متفق ہیں۔ قرآن نے ان کافروں کے متعلق جن کے نصیب میں ایمان نہیں تھا ان کے حق میں بندش ایمان کو لفظ مہر بیان کیا فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۝

یقیناً کچھ خاص لوگ ایسے کافر ہیں کہ خواہ تم ڈرائیں نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ کیونکہ مہر لگ چکی ہے ان کے دلوں اور کانوں پر (البقرہ: ۶،۷)

اگر مہر کی تعبیر سے یہاں ایمان کا دروازہ بند ہوا تو آیت خاتم النبیین میں نبوت کا دروازہ بند ہونا قرار دی

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

ہے۔ صاحب قرآن نے خود آیت کی تفسیر کی ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور ابو داؤد و ترمذی میں حضرت ثوبان ؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ قیامت سے قبل دجالون، کذابون نبوت کا دعویٰ کریں گے آگے فرمایا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی یہی الفاظ حضرت حذیفہ سے طبرانی واحمد نے مرفوعاً نقل کئے ہیں۔ بخاری و مسلم میں بروایۃ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کو ایک ایسے گھر سے تشبیہ دی گئی ہے جس کی تعمیر میں ہر نبی کی نبوت بطور ایک اینٹ کے لگ گئی اور تکمیل عمارت میں صرف ایک اینٹ کی خالی جگہ تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فَاَنَا هٰذِهِ اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی کونے کی آخری اینٹ ہوں اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ خصوصیات بیان کی گئیں ہیں۔ ان میں چھٹی خصوصیت وختم بی النبیون۔ یعنی مجھ پیغمبری کا سلسلہ ختم ہوا (رواہ مسلم فی الفضائل) ابن ماجہ نے باب فتنۃ الدجال میں حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے۔ وَاَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ۔ یعنی میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو اسی طرح صحیحین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علیؓ کو یہ فرمانا کہ انت منی بمنزلۃ هارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ یعنی تیرا تعلق مجھ سے وہ ہے جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ بجز اس کے کہ ہارون نبی تھے۔ اور میرے بعد نبی نہیں ہو سکتا اسی طرح صحیحین کی یہ روایت کہ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ کہ نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی بجز سچے خوابوں کے آیت ختم کے متعلق خود مرزا صاحب کا ازالہ اوہام ص ۶۱۴ و صفحہ ۲۵۲ میں بیان

باقی صفحہ ۲۶ پر

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کافر کو کافر نہ کہا جائے

محمد الیاس کراچی

س۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی روشنی میں "کسی کافر کو کافر نہیں کہنا چاہیے" چنانچہ قادیانیوں کو کافر کہنا درست نہیں ہے۔ مزید یہ کہ اگر کوئی صرف زبان سے کلمہ پڑھ لے اور اپنے کو مسلمان ہونے کا اقرار کرے جبکہ حقیقت میں اس کا تعلق قادیانیت یا کسی اور عقیدے سے ہو تو کیا وہ شخص صرف زبانی کلمہ پڑھ لینے سے مسلمان کہلائے گا! از راہ کرم مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت تفصیل سے بتایئے۔

ج۔ یہ تو کوئی حدیث نہیں کہ کافر کو کافر نہ کہا جائے۔ قرآن کریم میں بار بار "ان الذین کفروا" "والکافرون" "لقد کفر الذین قالوا" کے الفاظ موجود ہیں جو اس نظریہ کے لئے کافی و شافی ہیں۔ اور یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو شخص کلمہ پڑھ لے خواہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو "محمد رسول اللہ" ہی مانتا ہو اس کو مسلمان ہی سمجھو۔ اسی طرح یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، اس کو بھی مسلمان ہی سمجھو۔

صحیح اصول یہ ہے کہ جو شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے دین کو مانتا ہو اور "ضروریات دین" میں سے کسی بات کا انکار نہ کرتا ہو۔ نہ تو ڑ مروڑ کر ان کو غلط معنی پہناتا ہو وہ مسلمان ہے، کیونکہ "ضروریات دین" میں سے کسی ایک کا انکار کرنا یا اس کے معنی و مفہوم کو بگاڑنا کفر ہے۔ قادیانیوں کے کفر و ارتداد اور زندقہ و الحاد کی تفصیلات اہل علم بہت سی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں، جس شخص کو مزید اطمینان حاصل کرنا ہو وہ میرے رسالے "قادیانی جنازہ" "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" اور "قادیانیوں اور دوسرے غیر مسلموں میں کیا فرق ہے؟" ملاحظہ کر لیں۔ "دفتر ختم نبوت مسجد باب الرحمت پرانی نمائش محمد علی جناح روڈ کراچی" سے یہ رسائل مل جائیں گے

گزشتہ سال ہم نے اپنے دوست کے ساتھ حج کیا دس ذوالحجہ کو قربانی سے فارغ ہو کر بال کٹوانے کیلئے ہم نے حجام کو خاصا تلاش کیا لیکن اتفاق سے کوئی نہ مل سکا اس پر میرے دوست نے خود ہی میرے بال کاٹ دیئے۔ واضح رہے کہ وہ اس وقت احرام ہی میں تھے، اتنے میں ایک بال کاٹنے والا بھی مل گیا۔ اور میرے دوست نے اپنے بال اس سے کٹوائے۔ اب بعد میں کچھ لوگ بتا رہے ہیں کہ میرے دوست کو میرے بال نہیں کاٹنے چاہئے تھے۔ کیونکہ وہ اس وقت تک احرام کی حالت میں تھے۔ اب براہ مہربانی آپ اس صورت حال میں بتائیں کہ کیا میرے دوست پر دم واجب ہو گیا یا اصل مسئلے سے ناواقفیت کی بناء پر یہ کوئی غلطی نہیں تھی۔ امید ہے کہ آپ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

ج: احرام کھولنے کی نیت سے محرم خود بھی اپنے بال اتار سکتا ہے اور کوئی دوسرا محرم بھی اس کے بال اتار سکتا ہے اس لئے آپکے دوست کے ذمہ کوئی دم واجب نہیں ہوا واللہ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں ہمارے علماء دین اس بارے میں کہ کسی شخص کو پیشاب کے قطرے گرنے یا اور کسی چیز کے قطرے گرنے کی بیماری ہو تو آپ یہ بتائے اس بیماری کے دوران وہ نماز چھوڑ سکتا ہے

ج: نماز ضرور پڑھنی چاہیئے اگر بیماری سے اسکو اتنا وقفہ نہیں ملتا کہ وہ فرض نماز بھی پوری کر سکے تو وہ معذور ہے ہر نماز کے وقت ایک دفعہ وضو کر لیا کرے۔ پھر وقت کے اندر جتنی نمازیں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔ اور جب وقت نکل جائے تو اسکا وضو ٹوٹ جائیگا دوبارہ وضو کر لیا کریں واللہ اعلم

صدر صاحب!

ہماری گذارشات پر غور کریں

منظور الٰہی ملک سیالکوٹ

آپ سب اور ہم سب کے مطابق پاکستان اسلام کے نام پر اسلام کے نفاذ کے لیے بنایا گیا تھا مگر پاکستان بننے کے بعد ۳۹ سال بعد جنرل صاحب آپ نے نوائے وقت مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۶ء کی بڑی سرخی والی خبر کے مطابق ملتان میں فرمایا ہے کہ موجودہ حکومت ہرگز اسلامی نہیں۔ جنرل صاحب کے اس اعتراف حقیقت نے صاف صاف ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے لے کر اب ۱۹۸۶ء تک قادیانی نواز یا قادیانی حکومت کر رہے ہیں، اسی لیے تو جنرل ضیاء صاحب کے زمانہ حکومت میں قادیانی مرتد کمانڈوز نے مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ عالمی تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کا اغوا قتل مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء کو کر دیا ہے اور اس کے بعد شیخوپورہ کے ایک ساہیوال کے دو اور سکھر کے دو مسلمانوں کو قتل کر دیا ہے مگر ابھی تک ان بیسوں قادیانی قاتلوں میں سے ایک کو بھی پھانسی نہیں دی گئی جنرل صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جی ایم سید اگر اس کے سامنے پاکستان توڑنے کی بات کرتا تو وہ اس کا سر توڑ دیتے۔ مگر جنرل صاحب جب مشہور ٹاپ قادیانی مرتد ڈاکٹر عبدالسلام نوبل پرائز ہولڈر نے جناب سے ایوارڈ لیتے وقت خود کو پہلا پاکستانی مسلمان سائنسدان کہا تو جناب نے اس کو آئین پاکستان کی بغاوت پر پھانسی دینے کی بجائے اسے یہ بھی نہ کہا کہ تم کافر ہو خود کو غیر مسلم پاکستانی سائنسدان کہو۔

نیز جب جناب اپنے اسلامی اخلاق کو ظاہر کرنے کے بہانے قادیانی مرتدوں کو خوش کرنے کے لیے عظیم مرتد ظفر اللہ خان مرتد کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو جناب نے اس سے قادیانی قرآن (تحریف شدہ) مسلمانی قرآنی بطور تحفہ وصول کر کے قادیانی مرتد کو مسلمان تسلیم کیا اور مانا اور قادیانی مرتدوں کو بے حمیت اور جرأت ہرگز نہ ہوتی کہ پاکستان کے صدر کو اس قرآن کا تحفہ دیتے جو صدر صاحب کی پنجاب کی حکومت نے ضبط کر لیا ہو۔ قرآن کریم تو اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے جو مکہ شریف میں اور مدینہ شریف میں اللہ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے۔ مرزا غلام قادیانی ملکہ وکٹوریہ کی تحریک پر شیطان کے بھیجے ہوئے نبی پر قرآن کریم کا قادیان میں اترنا ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑا قادیانی جھوٹ ہے ان حالات میں جنرل صاحب پچھلے ۹ سالہ قادیانی نوازی گناہوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر معافی مانگیں اور پہلے پاکستان کے قادیانی مرتدوں کو مسلمان ہونے کے لیے تین دن کی مہلت دیں۔ جو تین دن کے اندر اندر مسلمان نہ ہوں۔ اسے قتل کر دیا جائے یا پاکستان سے دھکے مار کر نکال دیا جائے جس طرح جرمنی اور روس نے یہودیوں کو نکال دیا ہے نیز آئندہ مسلمانوں کو قادیانی مرتد ہونے سے بچانے اور ان کے ایمان کی حفاظت کی خاطر یہ آرڈیننس فوراً فوراً جاری کریں جو مسلمان قادیانی مرتد ہو جائے گا اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

قادیانی رسالے "مسرت ڈائجسٹ" کی انتہائی دل آزار اور اشتعال انگیز حرکت

میں "مسرت ڈائجسٹ کراچی (پی او بکس نمبر ۱۸۶۳۴) کراچی نمبر ۴۷ کا مطالعہ کر رہا تھا۔ تو ایک مضمون عظمت قرآن کے عنوان سے صفحہ ۱۱ شمارہ مئی ۱۹۸۶ء از طرف ادارہ چھپا ہے کیا یہ رسالہ قادیانیوں کا ترجمان نہیں ہے۔ اس میں ایک جگہ بانی جماعت احمدیہ کو تمام انبیاء کے برابر قرار دیا ہے۔

اس مضمون میں قابل اعتراض مواد یہ ہے " دنیا میں اس قدر امیر نہیں جتنے غریب ہیں اور تمام دینی سلسلوں کی ابتدا بھی غرباء سے ہی ہوئی اور انتہا بھی غرباء پر ہی ہوئی بلکہ تمام انبیاء بھی غرباء میں سے ہوئے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی بڑے آدمی نہ تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی بڑے آدمی نہ تھے۔ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ بھی کوئی امیر کبیر نہ تھے۔ آپ کی جائیداد کی قیمت قادیان کے ترقی کرنے کے باعث بڑھ گئی ورنہ اس کی قیمت خود آپ نے دس ہزار روپیہ لگائی تھی۔ اور اتنی مالیت کی جائیداد سے کون سی بڑی آمد ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام بھی بڑے آدمی نہ تھے۔ اگرچہ انبیاء کو خدا تعالیٰ بعد میں بڑا بنا دیتا ہے لیکن ......

اس سلسلے میں اگر پورے مضمون کی فوٹو اسٹیٹ ضرورت ہو تو وہ بھی حاضر ہے۔

آپ کا خادم

جمال الدین، کراچی ۱

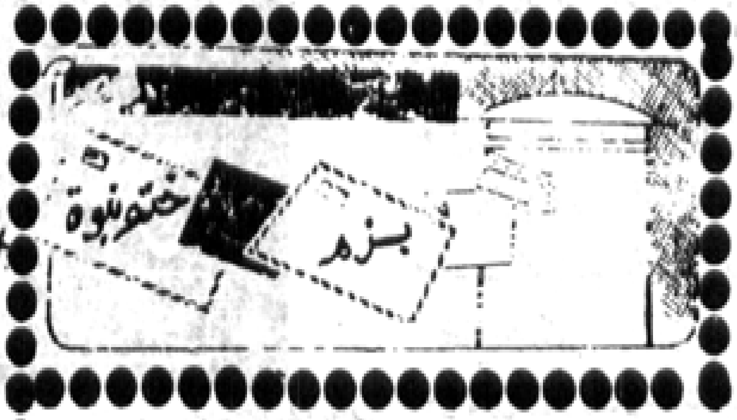

وزیر اعظم کے نام مرکزی مجلس عمل کے سیکرٹری اطلاعات کا خط

محترم جناب محمد خان جونیجو صاحب وزیر اعظم

حکومت پاکستان اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

گزارش ہے کہ ۱۹ فروری ۱۹۸۶ء کو آنجناب کے ساتھ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنماؤں کے مذاکرات میں مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کے سلسلے طے پایا تھا کہ

● ــ صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کی نگرانی کے لیے وفاقی وزیر مذہبی امور کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ جس میں مرکزی مجلس عمل کے نمائندے بھی شامل ہوں گے نیز آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کے لیے صوبائی حکومتوں کو فوری ہدایات جاری کی جائیں گی۔

● ــ حکومت اپنی مقرر کردہ تفتیشی ٹیم کے ذریعہ انکوائری کرا کے چار ماہ کے اندر یہ بتلائے گی کہ مولانا محمد اسلم قریشی زندہ ہیں یا شہید کر دیے گئے ہیں اور اگر شہید کر دیے گئے ہیں تو قاتل کون ہیں اور ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے نیز مقررہ مدت ختم ہونے سے ایک ماہ قبل حکومت اس سلسلہ میں مرکزی مجلس عمل کو اعتماد میں لے گی

جہاں تک صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کا تعلق ہے اگرچہ اس سلسلہ میں مشترکہ کمیٹی تشکیل پا چکی ہے اور اس کے دو اجلاس بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن آرڈیننس پر عمل درآمد کے ابھی تک کوئی آثار نظر نہیں آرہے بالخصوص ربوہ میں آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی انتہائی تکلیف دہ صورتحال اختیار کرتی جا رہی ہے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلہ میں پولیس کی نقل و حرکت کی خبریں وقتاً فوقتاً اخبارات کی زینت بن رہی ہیں لیکن واقعات کی رفتار اور تفتیشی ٹیم کی کارکردگی کے انداز سے یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ تفتیش کو موثر طور پر آگے بڑھانے اور مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کے ذمہ دار عناصر کو قانون کی گرفت میں لینے کے لیے غالباً کوئی سنجیدہ قدم ابھی تک نہیں اٹھایا گیا جبکہ چار ماہ کی مدت ۱۵ جون کو مکمل ہو رہی ہے اور اس کیس کے سلسلہ میں حتمی نتیجہ سے اس عرصہ کے اندر مرکزی مجلس عمل کو آگاہ کرنے کی پابند ہے۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے آنجناب کے ساتھ مذاکرات کرنے والی ٹیم کے ایک فرد کی حیثیت سے میں آپ کو توجہ دلانا اور آپ سے یہ عرض کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ازراہ کرم ذاتی اور فوری توجہ فرما کر ۱۹ فروری کے سمجھوتہ کی تکمیل کی راہ نکالیں تاکہ اس حساس اور نازک مسئلہ کے قانونی اور دینی تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ میں اسلامیان پاکستان کے عمومی اطمینان کی صورت بھی پیدا کی جا سکے۔

ابو عمار زاہد الراشدی

سیکرٹری اطلاعات مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

ڈپٹی کمشنر سرگودھا کے نام کھلا خط

مکرمی جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع سرگودھا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجلس تحفظ ختم نبوت چک ۱۰۱ جنوبی ضلع سرگودھا کا اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد یوسف کھرل منعقد ہوا جس میں آپ کے متعلق حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی امید ہے کہ آپ اولین فرصت میں اس پر عمل درآمد کروا کر مشکور فرمائیں گے چک ۱۰۱ جنوبی میں قادیانی نمبردار نے ہماری مسجد کے لیے حکومت کی طرف سے مخصوص دو ایکڑ زمین میں سے ایک ایکڑ پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔ جس کی آمدنی خود کھا رہا ہے مہربانی فرما کر یہ رقبہ ہماری مسجد کو واپس دلایا جائے مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۶ء کو مجلس ہذا نے ایک قرارداد آپ کی خدمت میں ارسال کی تھی جس میں قادیانیوں کو اذان دینے سے روکنے، تبلیغ کرنے سے باز رہنے اور اپنی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ کی تختی ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا تھا جس پر آپ کے حکم پر ایس ایچ او تھانہ کرانہ نے دونوں فریقوں کو طلب کیا۔ جہاں قادیانیوں کے نمائندے ناصر اور سردار خان نے یقین دلایا کہ آئندہ ایسی کوئی حرکت نہ ہوگی تصفیہ ہو گیا۔ بعد ازاں قادیانی اذان اور لٹریچر کی تقسیم سے تو باز آگئے ہیں لیکن کلمہ طیبہ کی تختی ابھی تک نہیں ہٹائی۔ جس سے مسلمانوں میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔ قادیانیوں کو کلمہ پاک کی بے حرمتی کرنے کا کوئی حق نہیں آپ سے مناسب کارروائی کی استدعا ہے

محمد یوسف کھرل صدر

محمد عبد الخالق صدیقی ناظم اعلیٰ

مجلس تحفظ ختم نبوت چک ۱۰۱

جنوبی سرگودھا

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی مدظلہ

قادیانیوں سے مکمل قطع تعلق

اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے

آخری قسط

حضرت عمرؓ نے نصیر بن حجاج کو سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا کہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کر دی تھی اور فتنہ کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرینہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بد فعلی کراتا تھا صحابہ سے مشورہ کیا۔ صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو یہ حکم لکھ بھیجا، بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر اور ہشام بن عبدالملک نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مٹکے توڑنے اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا، پھر صحابہؓ نے آپ سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے تو آپؐ نے اجازت دے دی، یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔

حضرت عمرؓ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوائی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکے سو درے لگائے اور دوسرے دن پھر سو درے لگائے، اور تیسرے دن بھی سو درے لگائے، امام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے۔ چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر مقدار "حد" سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدر کفایت سے زیادہ غلہ موجود تھا چھین کر صدقہ کے اونٹوں کو کھلا دیا۔

ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور یہ صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔

اھ اور "شرح سیر کبیر" (۳ - ۷۵) میں ہے۔

اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں۔ مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں، خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے کیونکہ ان چیزوں کے ذریعہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہو گی، اور مسلمانوں کے لیے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جب کہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو، لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لیے مناسب نہیں کہ اہل قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں ممد و معاون ثابت ہو کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لیے تو کیا ہے کہ ان کا رسد اور پانی ختم ہو جائے، اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں، اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے کیونکہ اہل حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہاں قیام پذیر رہ سکیں، انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن جو کافر قلعہ بند ہوں، اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو وہ مسلمانوں کے سوا کسی فرد سے ضروریات زندگی نہیں خرید سکتے لہٰذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے، جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہائے اسلام کی تصریحات سے حسب ذیل اصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔

۱۔ کفار محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ ظالم اور مستحق عذاب الیم ہے۔

۲۔ جو کافر مسلمانوں کے دین کا مذاق اڑاتے ہیں ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

۳۔ جو کافر مسلمانوں سے برسر پیکار ہوں ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

۴۔ مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں یہاں تک کہ اگر پیاس سے جاں بلب ہو کر تڑپ رہا ہو تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

۵۔ جو کافر مرتد اور باغی مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں، ان سے خرید و فروخت اور لین دین ناجائز ہے جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

۶۔ مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ

شریعت اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول ہے۔

۷۔ اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں، قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

۸۔ اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زد میں آ جائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی۔ ہاں اصالۃً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھانا جائز نہیں۔

۹۔ ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے، لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرۂ اختیار کے اندر ہوں مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل و فساد کا اندیشہ ہو۔

۱۰۔ کمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملہ میں ایک مسلمان کو سزا دی جاسکتی ہے۔

۱۱۔ زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو اور غلط تاویلات کے ذریعہ اسلامی نصوص کو اپنے عقائد خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کیونکہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابل قبول ہے۔ مگر بقول شامی زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ نہ اس کی توبہ قابل التفات ہے۔ الا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائد خبیثہ سے برأت کا اعلان کرے۔

ان اصول کی روشنی میں زیر بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اقتصادی و معاشی، اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ: ولی حسن ٹونکی غفر اللہ لہٗ

دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی

۹/۸/۱۳۹۴ھ ۲۸/۸/۱۹۷۴ء

بلوچستان میں

فیاض حسن سجاد

۹ مئی کا واقعہ اور تحریک ختم نبوت پر ایک نظر

۹ مئی کو کوئٹہ میں قادیانی عبادت گاہ کے بارے میں قومی اخبارات میں مکمل خبر شائع نہیں ہوئی اس روز کوئٹہ کے غیور مسلمانوں اور ختم نبوت کے شیدائیوں نے حکومت کے تمام حفاظتی انتظامات کو تہس نہس کر کے قادیانی عبادت گاہ کا گھیراؤ کر لیا تھا، آنسو گیس اور لاٹھی چارج سے پندرہ مسلمان شدید زخمی ہوئے تھے۔

بلوچستان کے پرامن صوبے میں اس اقدام کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ قادیانی جو پاکستان کے مذہبی طور پر مخالف ہیں ان کا یہ الہامی عقیدہ ہے کہ پاکستان ختم ہو کر اکھنڈ بھارت بنے گا۔ قیام پاکستان کے وقت باؤنڈری کمیشن میں انہوں نے مسلمانوں سے الگ اپنا موقف پیش کیا۔ تقسیم کے دوران انہوں نے ضلع گورداسپور میں اپنی آزاد حکومت بحیثیت اقلیت قائم کرنے کی کوشش کی تھی جس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

قیام پاکستان کے بعد دوسرے قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے کہا کہ:

"بلوچستان کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے۔ لیکن تھوڑے آدمیوں کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنالیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں گے۔ پس اس جماعت کو اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لئے یہ عمدہ موقع ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اسے ضائع نہ ہونے دیں۔ پس تبلیغ کے ذریعے بلوچستان کو اپنا صوبہ بنالو کہ تاریخ میں آپ کا نام رہے۔"

(مرزا محمود احمد کا بیان - الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

یہ خبر قادیانی جماعت کے سرکاری آرگن الفضل میں شائع ہوئی مرزا بشیر الدین کے اس حکم کے بعد قادیانیوں نے بلوچستان کا سروے شروع کر دیا۔ کوئٹہ میں سٹلمنٹ آفس سے مل بھگت کے بعد بڑی متروکہ جائیداد یں حاصل کر لیں۔ دوران سروے مقامی قادیانی جماعت نے مرزا بشیر الدین کو رپورٹ دی کہ بلوچستان کے بلوچوں اور پٹھانوں کو قادیانی بنانا مشکل ہے۔ ہم کس طرح اپنی تحریک میں کامیاب ہوں گے۔ جبکہ قادیانی تعداد میں کم تھے۔ جس پر مرزا بشیر الدین نے کہا کہ یہ اس طرح ہمارا صوبہ ہو گا۔ جس طرح ایسٹ انڈیا کمپنی کے چند انگریز سوداگروں نے کروڑوں کے ملک پر اپنی حکمرانی قائم کر لی۔

بشیر الدین محمود کی ہدایت پر اس وقت کا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی بھی بڑی شد و مد سے کام کر رہا تھا اس

میجر محمود قادیانی کے قتل کے بعد قادیانی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں

نے انہی دنوں اپنے دورۂ بلوچستان کے موقع پر خان آف قلات حضرت میر احمد یار خان رحمۃ اللہ سے ملاقات کی اور مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ تو مرد حق خان آف قلات نے کہا کہ ظفر اللہ سن لو۔ حضور نبی کریمؐ آخری نبی تھے۔ ان کے بعد نبوت ختم ہے۔ اگر جو دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہو گا۔ یہ بھی کہا کہ اگر حضورؐ دوبارہ تشریف لا کر کہہ دیں کہ مرزا کو نبی مان لو تو میں ایسے شخص کو نبی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گا۔

یہ خان آف قلات کے خوبصورت محلے حضرت مولانا قاضی عبدالصمد سربازی نے اپنی فارسی کتاب میں منظوم طریق پر درج کیا ہے۔

قادیانیوں کے خلیفہ ثانی بشیر الدین محمود نے کوئٹہ میں ڈیرہ لگا دیا۔ اور بڑے پیمانے پر تبلیغ شروع کر دی۔ اس تبلیغ میں وہ نوجوان لڑکیوں کو زیادہ استعمال کرتے۔ مسلمان نوجوان ان کے دام میں پھنس رہے تھے اس وقت استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالوہاب لہڑی نے قادیانیوں کے خلاف اعلان جہاد شروع کر دیا۔ انہوں نے شہر سے پانچ میل دور اپنی کلی چیو میں مرکز قائم کیا اور اپنے طلباء سے کام لیا۔ مولانا عبدالوہاب لہڑی نے ایک عظیم اور تاریخی کارنامہ انجام دیا انہوں نے ایک بہت بڑا اشتہار شائع کیا جس پر ایک ہزار علماء کرام کے دستخط موجود تھے۔ جنہوں نے مرزا قادیانی کے کفر کی تصدیق کی اس اشتہار کے شائع ہونے کے بعد قادیانی ایوان میں زلزلہ آ گیا۔ مولانا عبدالوہاب لہڑی نے تبلیغی جلسے منعقد کئے۔ انہوں نے ختم نبوت کے عنوان سے ایک بہت بڑا جلسہ موجودہ کاکسی بڑولا ڈپو جائنٹ روڈ کے مقام پر منعقد کیا۔ جلسے میں اسٹیج پر حضرت مولانا عرض محمد بانی مدرسہ مطلع العلوم حضرت مولانا عبدالعزیز خطیب جامع مسجد چھاؤنی حضرت مولانا عبدالشکور خطیب جامع مسجد مرکزی، مولانا قاضی دوست محمد جعفر اور مولانا عبدالغفور موجود تھے۔ جلسے کے مہتمم مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالوہاب صاحب لہڑی تھے۔ ممتاز عالم دین مولانا محمد ابراہیم پاکوڑی مسئلہ ختم نبوت پر تقریر کر رہے تھے۔ قادیانی خانہ ساز نبوت کا ایک فرد میجر ڈاکٹر محمود جو کہ ایم ایچ کوئٹہ میں [illegible] تھا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جلسے میں شریک ہوا۔ مولانا محمد ابراہیم کی تقریر کے دوران میجر محمود طنزیہ انداز میں مسکراتا رہا۔ ایک مرتبہ اس نے ٹوکا تو ہزاروں کے مجمع کو یہ علم ہو گیا یہ قادیانی ہے۔ مسلمانوں نے نعرہ تکبیر لگایا۔ اس کو مارنے کے لئے دوڑے۔ بدبخت میجر محمود بھاگنے لگا ایک ریلوے کوارٹر میں گھس گیا۔ ایک نوجوان نے اس کو وہیں جہنم رسید کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد پولیس نے مقدمہ درج کر کے مولانا عرض محمد، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالشکور، مولانا عبدالغفور اور مولانا محمد ابراہیم (کو گرفتار کر لیا۔ مقدمہ درج کر لیا گیا لیکن پولیس نے خود ہی تین ماہ بعد مقدمہ کو داخل دفتر کر دیا۔ تمام علماء کو رہا کر دیا گیا۔ پولیس نے مولانا عبدالوہاب لہڑی کو گرفتار کرنے کی جدوجہد کی۔ وہ شہر سے باہر تھے پولیس نے لیویز کو کہا کہ وہ گرفتار کرے۔ لیویز نے رپورٹ دی کہ مولانا عبدالوہاب کو گرفتار کرنے سے سرایاب کے قبائل اور علماء حکومت کے خلاف ہو جائیں گے۔ جس پر حکومت کو مولانا عبدالوہاب لہڑی کو گرفتار کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

میجر محمود کے قتل کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں۔ ۱۹۵۰ء میں مجلس احرار کے اراکان چوہدری شوق محمد نے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کر دی تھی۔ مجلس پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام رہا مجلس کی کارکردگی سے قادیانی صوبے میں پاؤں جما نہ سکے۔ ۱۹۷۳ء میں قادیانیوں کے خلاف شہید اسلام مولانا سید شمس الدین شہید نے ژوب میں تحریک چلائی۔ ژوب کو قادیانیوں کے وجود سے پاک کر دیا گیا۔ ملک کا یہ وہ واحد حصہ ہے جہاں قانوناً قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ لیکن قانون سازی نہ ہوئی تھی کہ مارشل لاء لگ گیا۔ ۱۹۸۳ء میں قادیانیوں نے مبلغ اسلام مجاہد ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کو

زیادہ پختہ طریقے سے کلمہ تحریر کر دیا۔ جس پر مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو گیا۔ ۲۸ اپریل کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس صوبائی امیر بلوچ رابطہ ترجمان علماء حق حاجی محمد زمان خان اچکزئی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ۲۸ اپریل کے اجلاس کی کارروائی روزنامہ جنگ اور مشرق کوئٹہ میں شائع ہوئی۔

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی نو منتخب مجلس عاملہ کا اجلاس صوبائی صدر حاجی محمد زمان خان اچکزئی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، اتحاد المسلمین، جمعیت اہل حدیث، جمعیت طلباء اسلام، اسلامی جمعیت طلباء، مجلس تحفظ حقوق اہل سنت اور دیگر مذہبی اور سیاسی تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۹ مئی ۱۹۸۶ء کو بعد از نماز جمعہ صوبائی دارالحکومت کی تمام مساجد سے جلوس نکالے جائیں گے۔ جو میزان چوک پر جمع ہوں گے۔ وہاں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اجتماع ہو گا۔ بعد ازاں مجلس عمل کے رہنماؤں کی قیادت میں بصورت جلوس روانہ ہو کر سنڈیمن سکول کے سامنے

مرزا محمود کیطرف سے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کا اعلان اور علماء کا جہاد

اغوا کر لیا۔ جس پر ملک بھر میں ایک بار پھر تحریک شروع ہو گئی۔ حکومت نے ملت اسلامیہ کا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کر دیا۔ لیکن قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو قبول نہ کیا۔ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنا شروع کر دیا۔ اقلیت ہوتے ہوئے بھی اکثریت کو دبانے کی کوشش کی۔ ایک موقع پر مرزا طاہر نے کہا تھا کہ اب احمدیوں نے لوہے کی ٹوپی پہن لی ہے۔ قادیانیوں کو بعض بڑی طاقتوں کی بھی حمایت حاصل ہے۔ جس کے بل بوتے پر انہوں نے شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈال دیا۔ صدارتی آرڈیننس کے بعد قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ نہ ہٹایا۔ جس پر مجلس نے قرار دادیں منظور کیں لیکن حکومت نے عملی اقدام نہ کیا۔

اس پر تنظیم تحفظ ختم نبوت کے طلباء سید احمد شاہ، نصر اللہ کاکڑ، سلیم خان، محمد کاظم [illegible] شیرانی کی قیادت میں طلباء نے قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ ہٹا دیا لیکن قادیانیوں نے چند گھنٹوں میں

فاطمہ جناح روڈ پر ایک عظیم الشان جلسہ عام ہو گا۔ جس سے تمام مکاتب فکر کے رہنما خطاب فرمائیں گے۔ جلسے کے اختتام پر نماز عصر وہیں ادا کی جائے گی۔ اس سے قبل صوبائی صدر نے اجلاس کو بتایا کہ تقریباً ایک ہفتہ قبل فاطمہ جناح روڈ پر واقع قادیانی عبادتگاہ پر سے کلمہ طیبہ کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے طلباء نے مٹا دیا تھا۔ لیکن چند گھنٹوں کے بعد غیر مسلم اقلیتی گروہ قادیانیوں نے صدارتی آرڈیننس کی دھجیاں اڑا کر دوبارہ اپنی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ تحریر کر دیا۔ اس مسئلے پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے ضلعی انتظامیہ سے رابطہ قائم کیا۔ ڈپٹی کمشنر نے قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ مٹانے کے لئے تین دن کی مہلت طلب کی۔ لیکن پانچ دن گزرنے کے باوجود کوئی عملی اقدام نہیں کیا گیا۔ بنا بریں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان نے عملی کاروائی کا فیصلہ کیا۔ اگر انتظامیہ نے قادیانی عبادت گاہ کی ہیئت اور شکل مسجد سے تبدیل نہ کی تو مجلس عمل خود عملی اقدام کرے گی۔

قادیانی عبادت گاہ کے سامنے جلسے کے انتظامات

کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جو ۸ مئی کے اجلاس میں اپنی رپورٹیں پیش کریں گی۔ دریں اثنا مجلس عمل کے سالار عنایت اللہ خان بازئی نے مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں کو ہدایت کی کہ اس عظیم مظاہرے کے لئے اپنے رضاکاروں کی فہرست مہیا کردیں۔ اجلاس کے شرکاء میں حاجی محمد امین اللہ خان، مولانا اللہ داد خیر خواہ، حافظ حسین احمد (جمعیت علماء اسلام)، عبدالمجید خان، مولانا عبدالغفور بلوچ، چوہدری محمد حسین (جماعت اسلامی)، مولانا محمد ادریس فاروقی (جمعیت اہل حدیث)، مولانا انوار الحق حقانی خطیب مرکزی جامع مسجد، مولانا حسین احمد شرودھی خطیب مسجد تجیب، اعجاز یوسف ایڈووکیٹ (مجلس تحفظ حقوق اہل سنت)، مولانا نیاز محمد درانی، عنایت اللہ بازئی، حاجی عبدالمتین، محمد نعیم ترین (جمعیت علماء اسلام)، مولانا محمد شفیق، حاجی سید شاہ محمد، ضیاء الحسن سجاد، سید سیف اللہ آغا، مولانا عبدالرحمان بحر العلوم، چوہدری محمد طفیل صاحب اعراز، لطف اللہ خان کاکڑ، حاجی تاج محمد فریدی، حاجی عبدالمنان اور راحت ملک شامل تھے۔

مجلس عمل کے اعلان کے بعد ضلعی انتظامیہ نے ۳۰ اپریل کو قادیانی عبادت گاہ سے کلمہ طیبہ ہٹا دیا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے فیصلے کی تمام دینی جماعتوں جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، مجلس تحفظ حقوق اہل سنت، تنظیم اہل سنت، سواد اعظم، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت اشاعت توحید اہل سنت، جمعیت اہل حدیث، انجمن اتحاد المسلمین، جمعیت طلباء اسلام، اسلامی جمعیت طلباء اور دوسری تنظیموں نے اخباری بیانات کے ذریعے مکمل حمایت کا اعلان کردیا۔ تنظیم تحفظ ختم نبوت طلباء کے صدر سید انور شاہ نے ۳۰ اپریل کو پریس کانفرنس میں قادیانیوں کے خلاف مجلس عمل کی کاروائی کی مکمل حمایت کی اور طلباء تنظیموں سے مل کر مظاہرے کی تیاری شروع کردی۔

۲ مئی کو صوبہ بھر کی جامع مسجدوں میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کی مکمل حمایت کا اعلان کردیا گیا اور مسلمانوں کو مسئلہ کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ اسی دوران ضلعی انتظامیہ نے صوبائی حکومت کو صورتحال سے آگاہ کردیا۔

ضلعی انتظامیہ نے صورت حال پر قابو پانے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے۔ انہوں نے یہ خیال کرلیا کہ انتظامیہ نے کلمہ طیبہ ہٹا دیا ہے اس لئے مجلس عمل مزید کاروائی نہیں کرے گی۔ اس گہما گہمی میں تنظیم تحفظ ختم نبوت پاکستان کے صدر حافظ محمد اسلم صاحب اور لاہور کے خالد متین نے کوئٹہ کا دورہ کیا جو بہت مؤثر ثابت ہوا۔ ۸ مئی کو وہ لاہور روانہ ہو گئے۔ ۸ مئی کو مجلس عمل کا اجلاس صوبائی امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی خبر جو اخبارات میں شائع ہوئی۔ وہ یہ ہے۔

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا ایک اہم اجلاس صوبائی امیر جناب حاجی محمد زمان خان اچکزئی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امیر مجلس نے مرکزی امیر مولانا خان محمد صاحب (کندیاں شریف) سے اپنی ملاقات کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا حضرت امیر مرکزیہ کا حکم ہے کہ تمام ملک میں ملت کے دشمنوں کا ناطقہ بند کرایا جائے۔ مسلمان ناموس رسالت کے لئے اپنی

ژوب وہ علاقہ ہے
جہاں قادیانیوں کا داخلہ
اب بھی ممنوع ہے

تمام تر قوت اور مکمل وسائل بروئے کار لائیں۔ تاکہ فتنہ قادیانیت کا سدباب ہوسکے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہر سے ملک میں وہ حالات پیدا کئے جائیں کہ حکومت ہمارے بنیادی مطالبات کو ماننے پر مجبور ہو جائے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حسین احمد شرودھی نے کہا کہ قادیانی عبادت خانہ اگر "مسجد" کہلانے کا مستحق ہے تو اسے قرآنی احکام کے مطابق مسلمانوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیے اور اگر وہ "مسجد" نہیں اور کافروں کی عبادت گاہ ہے تو اس کی مشابہت مسجد سے فوری طور پر ختم کی جائے۔ مینارے، محراب اور منبر اور ہر وہ چیز جو "خانہ خدا" مسجد کی خاصیت ہوا کرتی ہے اس "فتنہ ایمان" سے ہٹا دی جائے۔ اس لئے کہ اس سے امت مسلمہ کی ایک ایک فرد کی دل آزاری ہوتی ہے اور کسی بھی وقت خون خرابے کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا بلوچستان کے لاکھوں مسلمانوں کے مذہبی جذبات واحساسات کو مجروح کرنا ارباب اقتدار کی سب سے بڑی غلطی ہوگی۔ انہوں نے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریکات ختم نبوت سے حکومت کو سبق لینا چاہیے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پروگرام کے مطابق ۹ مئی کو بعد نماز جمعہ میزان چوک پر ایک عظیم الشان مظاہرہ اور جلسہ کا اہتمام کیا جائے گا۔ تمام خطباء اپنی اپنی مسجدوں سے مسلمانوں کی قیادت کرتے ہوئے جلوس کی شکل میں میزان چوک پہنچ جائیں گے۔ باقی پروگرام اسی موقع پر طے کئے جائیں گے۔ عظیم تر جلسے اور مظاہرے کے پیش نظر مجلس عمل کے کارکن صبح ہی سے تمام قندھاری بازار میں جابجا اسپیکر نصب کریں گے۔ تاکہ تمام شرکاء تک قائدین کی آواز پہنچ سکے۔ مجلس عمل کے سالار اعلیٰ عنایت اللہ خان بازئی نے تمام جماعتوں کے رضاکاروں کو ہدایات دیں کہ وہ صبح ۹ بجے ان سے ملیں اور اپنے اپنے فرائض سنبھال لیں۔

۸ مئی کی شام کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حافظ محمد انور منصور خلیل کی نگرانی میں ۹ مئی کے مظاہرے کا اعلان لاؤڈ اسپیکر پر شروع ہوا۔ جس پر انتظامیہ گھبرا گئی۔ انتظامیہ نے دوسرے اضلاع سے پولیس طلب کرلی۔ پولیس ٹریننگ اسکول کے زیر تربیت زنگروٹوں کو طلب کرلیا گیا۔ راتوں رات پولیس نے فاطمہ جناح روڈ واقع قادیانی عبادت گاہ کے اطراف میں ناکہ بندی کردی۔ رائفلوں، آنسو گیس اور لاٹھیوں سے مسلح پولیس نے رات کی تاریکی میں ہی پوزیشن سنبھال لی تھی۔ حتیٰ کہ پولیس بڑی بڑی عمارتوں کی چھتوں پر موجود تھی۔ سٹی مجسٹریٹ نے مجلس عمل کے قائدین سے رابطہ قائم کیا کہ ڈپٹی کمشنر سے بات چیت کی جائے۔ صوبائی امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے انتظامیہ سے بات چیت سے انکار کردیا۔ انہوں نے مجلس کے رہنماؤں کو علی الصبح ۶ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں طلب کیا۔ اس اجلاس میں سٹی مجسٹریٹ محمد شاہ عبداللہ زئی بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے اکابرین کو بات چیت کے لئے راضی کرلیا۔ مجلس عمل نے الحاج حاجی محمد زمان خان اچکزئی کی قیادت میں چار رکنی وفد بات چیت کے لئے نامزد کیا۔ جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا محمد منیر الدین، ڈاکٹر محمد ابراہیم، ممتاز قانون دان چوہدری اعجاز یوسف ایڈووکیٹ اور ضیاء الحسن سجاد شامل تھے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی بجائے ایس۔ ڈی۔ ایم نے مظاہرہ ملتوی کرنے کا مطالبہ کیا۔ جس پر قائد وفد حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے ایس ڈی ایم کی خبر لی اور کہا کہ آپ ہمارے ساتھ بات

کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔ ہماری پوزیشن صوبے کی سطح پر ہے۔ اس لئے چیف منسٹر یا چیف سیکرٹری بات کریں۔ انتظامیہ نے صرف جلسہ کرنے کا مطالبہ کیا لیکن قائدین نے مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ جب پندرہ روز قبل اعلان ہوا۔ حکومت نے رابطہ قائم نہیں کیا۔ اب عین وقت پر کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں ہے۔ تاہم مجلس عمل کوئی درمیانی راستہ تلاش کرے گی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں سینکڑوں کارکن جمع تھے دوسری طرف میزان چوک پر سالار عنایت اللہ خان بازئی کی صدارت میں رضا کاروں کا اجلاس ہو رہا تھا۔ جس میں انتظامات کو آخری شکل دی جا رہی تھی۔ شہر کی بڑی بڑی مساجد پر بھاری جمعیت میں پولیس تعینات تھی اور پولیس کا گشت شہر میں جاری تھا۔ نماز جمعہ کے اجتماعات میں علماء کرام نے ولولہ انگیز خطاب کئے جامع مسجد مرکزی سے مولانا قاری انوار الحق حقانی کی قیادت میں ہزاروں افراد پر مشتمل جلوس سوا دو بجے میزان چوک پر پہنچ گیا۔ دوسرا جلوس جامع العلوم سے حضرت مولانا عبدالواحد کی قیادت میں میزان چوک پہنچا۔ اس کے بعد جامع مسجد عثمانیہ سے مولانا آغا محمد کی قیادت میں جلوس پہنچا۔ جامع مسجد سنہری سے مولانا محمد منیر الدین، جامع مسجد اقصیٰ سے مولانا محمد نعیم ترین، مولانا محمد یوسف، جامع مسجد عمر سے مولانا محمد اکبر، جامع مسجد مدرسہ مفتاح العلوم سے مولانا عبدالباقی کی قیادت میں، جامع مسجد قندھاری سے بحر العلوم مولانا عبداللہ جان کی قیادت میں، جامع مسجد ترین روڈ سے مولانا عبدالقیوم کی قیادت میں، جامع مسجد ختم نبوت سے مولانا محمد شفیع کی قیادت میں، جامع مسجد الحبیب سے مولانا حسین احمد شرودی، حافظ محمد انور مندوخیل کی قیادت میں، جامع مسجد عبدالصمد سے مولانا قاری احمد یار کی قیادت میں، جامع مسجد لال سے مولانا محمد رفیق کی قیادت میں، جامع مسجد طوبیٰ سے جلوس مولوی عبدالمجید خان، حاجی فضل قادر شیرانی اور حاجی تاج محمد کی قیادت میں جلوس میزان چوک پہنچے۔ مختلف علاقوں سے چار بجے شام تک جلوس پہنچتے رہے۔ ایک بہت بڑا جلوس پشتون آباد سے شیخ الحدیث مولانا نور محمد کی قیادت میں پہنچا۔ جلوس تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت کا قبرستان بلوچستان بلوچستان، شہداء ختم نبوت زندہ باد، مولانا اسلم قریشی کا قاتل بالکل ظاہر، مرزا طاہر مرزا طاہر کے نعرے لگا رہے تھے۔ شہر میں عجیب فضا

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کی جنرل کونسل کا اجلاس دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ میں منعقد ہوا جس میں سالِ نو کے لئے آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کا انتخاب عمل میں آیا اور متفقہ طور پر درج ذیل عہدیدار منتخب قرار پائے۔

مجلس عاملہ

صدر: حاجی محمد زمان خان صاحب اچکزئی
نائب صدر اول: مولانا قاری انوار الحق حقانی
نائب صدر دوم: مولانا محمد ادریس فاروقی
نائب صدر سوم: پیر سید عبدالحکیم شاہ
نائب صدر چہارم: اہل تشیع میں سے ہوگا۔ وہ انتخاب خود کریں گے
ناظم اعلیٰ: مولانا عبدالغفور بڑیچ
ناظم اول: اعجاز یوسف ایڈووکیٹ
ناظم دوم: مولانا محمد نعیم ترین
ناظم سوم: مولانا عبداللہ جان
ناظم چہارم: مولانا عبدالحنان ایم اے
خازن: حاجی عبدالستار بڑیچ
سیکرٹری اطلاعات: مولانا حافظ حسین احمد شرودی
سالار اعلیٰ: عنایت اللہ خان بازئی۔

مجلس مشاورت

۱۔ حاجی عبدالمتین ۲۔ عبدالمجید خان
۳۔ مولانا اللہ داد خیر خواہ۔
۴۔ مولانا نیاز محمد دوتانی
۵۔ حاجی شاہ محمد آغا ۶۔ مولانا محمد شفیق
۷۔ حاجی سیف اللہ آغا
۸۔ حافظ حسین احمد
۹۔ مولانا نور محمد شیخ الحدیث
۱۰۔ جامع العلوم مولانا عبدالواحد
۱۱۔ حافظ محمد انور مندوخیل
۱۲۔ مولانا عبدالغفور جمعیت اہل حدیث
۱۳۔ مولانا عبدالباقی
۱۴۔ محمد عبدالعلی صاحب

تھی۔ ہر شخص میزان چوک پر پہنچ رہا تھا۔ میزان چوک میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مجلس عمل کے امیر حاجی محمد زمان اچکزئی نے کی۔ اسٹیج پر حضرت مولانا منیر الدین، حضرت مولانا عبدالباقی، حضرت مولانا عبداللہ جان بحر العلوم، مولانا قاری انوار الحق حقانی، مولانا نیاز محمد دوتانی، شیخ الحدیث مولانا نور محمد، مولانا محمد حنیف، خطیب بلوچستان مولانا عبدالواحد، مولانا محمد رفیق، مولانا محمد شفیق، مولانا آغا محمد، مولانا محمد زکریا، مولانا غلام سرور، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالقیوم، ڈاکٹر ابراہیم، مولانا محمد ادریس فاروقی، حافظ محمد انور مندوخیل، مولانا محمد نعیم ترین، سید پیر عبدالحکیم شاہ، حاجی سید شاہ محمد، حاجی تاج محمد، حاجی فضل قادر شیرانی، حاجی سید سیف اللہ آغا، حاجی لعل محمد، چوہدری محمد طفیل اعوان، چوہدری [illegible] یوسف ایڈووکیٹ، سکندر خان ایڈووکیٹ، ناصر [illegible] ایڈووکیٹ موجود تھے۔

ممتاز قاری شیر محمد نے تلاوت قرآن پاک سے جلسے کا آغاز کیا۔ پشتو کے مشہور شاعر سید رسول رسا نے نظمیں پڑھیں۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض صاحبزادہ حافظ حسین احمد شرودی خطیب جامع مسجد الحبیب نے انجام دیئے۔ اسلامی جمعیت طلبا کے رہنما نصر اللہ خان کاکڑ، جمعیت طلباء اسلام کے رہنما محمد اسحاق خوستی، تنظیم تحفظ ختم نبوت کے صوبائی صدر سید انور شاہ، ملک کے ممتاز عالم دین مولانا دین محمد، مسلم لیگی رہنما ملک احمد شاہ بڑیچ، شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی، بحر العلوم مولانا عبداللہ جان، فاضل نوجوان محمد نعیم ترین، مولانا محمد ادریس فاروقی، شیخ الحدیث مولانا نور محمد، جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا عبدالغفور حیدری، خطیب بلوچستان شعلہ بیان پشتو کے خطیب جامع العلوم مولانا عبدالواحد، مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا قاری انوار الحق حقانی، مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے صدر مولانا محمد منیر الدین اور مجلس عمل کے صدر اور صدر جلسہ حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے خطاب کیا۔ رہنماؤں اور علماء نے حکومت کو انتباہ کیا کہ وہ مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرے۔ قائدین نے کہا کہ امام المجاہدین مرشد العلماء حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی ہدایت کے مطابق آج صرف جلسہ کیا جائے گا۔ قادیانی عبادتگاہ پر مظاہرہ نہیں کیا جائے گا۔ اس اعلان پر جلسہ گاہ میں بار بار نعرہ تکبیر بلند ہوا۔ اکثریت قادیانی عبادت گاہ کا مینار گرا دینے، محراب گرانے کے لئے تیار تھی انہوں نے

قادیانی کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اور مسلسل نعرے لگاتے رہے اور جلوس نکالنے پر بضد رہے حضرت مولانا منیر الدین نے اختتامی دعا کی۔

دعا کے فوراً بعد قادیانی کے روکنے کے باوجود چار جلوس مختلف اطراف سے قادیانی عبادت گاہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جلوس کے منتظمین میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے پرجوش رہنما حاجی عبدالمنان، ٹریک ساجد سید اختر شاہ، مولانا آغا محمد خطیب جامع مسجد عثمانیہ، حافظ عبیداللہ فاروقی، سالار عنایت اللہ خان بلال، فاضل نوجوان محمد نعیم ترین، حافظ محمد انور سندھو خیل، نظام الدین پانیزئی، محمد اسحاق ہوتی، جمعیت طلباء اسلام کے رہنما نذر محمد سیاف، عبدالعلی، کمال شاہ، اسلامی جمعیت طلباء کے نصر اللہ خان کاکڑ، سلیم خان، محمد کاظم مینگل، انجمن تحفظ ختم نبوت کے صدر سید انور شاہ، نصیب اللہ ناصر اور عمر فاروق شامل تھے۔

واضح رہے کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے ۱۲ اپریل کو جب قادیانی عبادت گاہ پر مظاہرہ کا اعلان کیا تو اس کے فوراً بعد تنظیم تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے سروے کیا کہ شہر میں قادیانیوں کی کتنی آبادی ہے۔ ان کی عبادت گاہ کے اطراف میں کتنے مکان ہیں جن میں مرد رکھتے ہیں۔ ان کے پاس کیا کیا اسلحہ ہے اور مسلمانوں کے مکانات کہاں ہیں۔ ان نوجوانوں نے مسلمانوں کے مکانوں پر مخصوص نشان لگا دیا۔ تاکہ مظاہرے کے روز آسانی رہے اس سروے سے کارروائی کے دوران بہت ہی سہولت حاصل ہوئی۔

علاوہ ازیں میزان چوک میں جب قادیانی تقریر کر رہے تھے تو سینکڑوں لڑکوں نے خفیہ مقام پر ڈنڈے اور کلہاڑیاں رکھی ہوئی تھیں۔ جلسے کے خاتمہ کے فوراً بعد کہ چار جلوس قادیانی عبادت گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو پولیس حیران رہ گئی کہ کس طرح جلوس کو روکے۔ ایک جلوس کی قیادت حاجی عبدالمنان، حاجی سید اختر محمد شاہ، نذر سیاف، کمال شاہ، سید انور شاہ، مولانا آغا محمد، عبدالعلی، عبیداللہ فاروقی، نصر اللہ خان کاکڑ، سلیم خان، محمد کاظم مینگل، نصیب اللہ سیفک ناصر، عبدالحق، علامہ حسن اور عمر فاروق کر رہے تھے۔ یہ سب سے بڑا جلوس تھا۔ جو شارع لیاقت، آرچر روڈ اور مسجد روڈ سے ہوتا ہوا قادیانی عبادت گاہ کی طرف پہنچ گیا۔ جب جلوس قادیانی عبادت گاہ سے بیس گز کے فاصلے پر تھا پولیس

مجاہدین کے نہتے ہونے کے باوجود ایک مرتبہ پولیس بھاگنے پر مجبور ہو گئی

نے اندھا دھند آنسو گیس کے شیل پھینکے۔ اس دوران دوسرا جلوس مسجد روڈ سے قاطر جان روڈ پر قادیانی عبادت گاہ کے مین دروازے پر پہنچا۔ جیالے مجاہد محمد نعیم ترین نے دروازے پر ڈنڈے مارنے شروع کر دیئے۔ جس پر پولیس نے آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا۔ اس دوران ایک جلوس لنڈن اسٹریٹ سے قادیانی عبادت گاہ کی طرف بڑھا۔ پولیس نے اس پر بھی آنسو گیس پھینکی۔ چوتھا جلوس پرنس روڈ کی طرف سے قاطر جان روڈ پر قادیانی عبادت گاہ کی طرف پہنچ گیا۔ تو جلوس مسجد روڈ پر قادیانی عبادت گاہ کے بغلی گیٹ کے قریب ڈٹا رہا۔ پولیس نے بار بار آنسو گیس پھینکی جلوس میں شامل شیدائیان ختم نبوت نے پتھراؤ کی یلغار کی۔ جس پر پولیس پسپا ہو کر بھاگ گئی۔ جیالے مجاہدین قادیانی عبادت گاہ کے بغلی گیٹ پر حملہ آور ہوئے قادیانی عبادت گاہ میں اس وقت دو قادیانی موجود تھے۔ جنہوں نے عبادت گاہ کے اوپر بیت کی اوپریوں سے مورچے بنائے ہوئے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں پر شدید پتھراؤ کیا۔ اور فصیل سے کاربین کی گولیاں ماریں۔ شیدائیان ختم نبوت زخمی ہونے کے باوجود آگے بڑھتے گئے۔ نصر اللہ خان کاکڑ قادیانی عبادت گاہ کے بغلی گیٹ (گلی والے) پر پہنچ گئے۔ انہوں نے اس کو توڑنا شروع کر دیا۔ ایک قادیانی نے چھت سے بڑی اینٹ ان کے سر پر ماری لیکن وہ زخمی ہونے کے باوجود ڈٹے رہے سید انور شاہ نے اپنے زخمی ساتھی کو دیکھ کر ایک پتھر چھت پر بیٹھے ہوئے قادیانی کے سر پر مارا اور وہ پتھر لگتے ہی زمین پر گر پڑا اس دوران نذر محمد سیاف اور عبدالعلی بھی پہنچ گئے۔ وہ دروازہ توڑ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے کہ پولیس نے اندھا دھند شیلنگ کی۔ ہر طرف گیس کے سیاہ بادل چھا گئے۔ شیلنگ سے تین افراد زخمی ہو گئے۔ متعدد بے ہوش ہو گئے۔ آنسو گیس ایک کلومیٹر اطراف میں پھیل گئی۔ شارع لیاقت، عبدالستار روڈ، آرچر روڈ تک گیس کے اثرات سے راہگیر بھی متاثر ہوئے۔ قادیانی عبادت گاہ کے اطراف میں رہنے والے مسلمانوں نے فوری طور پر زمزم نوجوانوں کو پانی فراہم کیا۔ بے ہوش ہونے والوں کو نمک اچار ترشی اشیاء فراہم کیں۔ حتیٰ کہ پردہ دار خواتین نے زخمیوں کو نے طبی امداد فراہم کی۔ اس دوران چاروں طرف سے دوبارہ قادیانی عبادت گاہ پر یلغار ہوئی۔ ہر طرف سے پتھراؤ ہوا۔ پولیس نے دوبارہ آنسو گیس پھینکی جس پر مجاہدین کے گروپوں نے قادیانیوں کی دکانوں کو تہس نہس کر دیا۔ یہ حقیقت ہے کہ مظاہرین نے کسی قادیانی کے گھر پر حملہ نہیں کیا۔ حالانکہ وہ ان کی زد میں تھے مظاہرین نے ایک بار پھر قادیانی عبادت گاہ پر دھاوا بول دیا۔ مزید تازہ دم پولیس فورس کمک پہنچ گئی جس پر افراد دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کے سامنے جمع ہو گئے۔ جہاں مولانا عبدالواحد صاحب موجود تھے۔ وہ مجلس کے دوسرے قائدین سے مشورہ کر کے عملی اقدام کرنا چاہتے تھے کہ پولیس نے یہاں پر لاٹھی چارج کیا۔ پولیس کی بکتر بند گاڑی سے آنسو گیس پھینکی گئی۔ قادیانی عبادت

حضرت امیر مرکزیہ کا پیغام

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حسین احمد خروٹی کی اطلاعات کے مطابق مجلس عمل کے مرکزی امیر پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب نے کوئٹہ میں ہنگامے کے دوران زخمی ہونے والے نوجوانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے مجاہدانہ کردار کو سراہا ہے اور صوبائی قائدین کو ہدایات دی ہیں کہ ان کی طرف سے زخمیوں کی عیادت کی جائے اور ان کے علاج معالجے پر خصوصی توجہ دی جائے۔

امیر مرکزیہ نے صوبائی مجلس عمل کو ہدایت کی ہے کہ تحریک کے دوران اگر کوئی شخص گرفتار ہو تو اس کے اخراجات صوبائی مجلس برداشت کرے تاکہ کارکن اطمینان سے اپنا مذہبی فریضہ انجام دے سکیں۔

گزشتہ ۹ مئی کو جلسہ ختم ہوتے ہی چار جلوس قادیانی مرزائیوں کی طرف روانہ ہوئے

قائدین میزان چوک پر موجود تھے۔ ان کو ایک کلومیٹر دور سے ہی آنسو گیس کے چلنے کی آوازیں آئیں اور جلن محسوس کی۔ اس وقت انتظامیہ کے ایک افسر گھبرائے ہوئے پہنچے انہوں نے ہاتھ جوڑ کر قائدین سے کہا کہ وہ خدا کے لئے چلیں اور مظاہرین کو کنٹرول کریں۔ قائدین نے مشورہ کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا قاری انوار الحق حقانی نے حاجی محمد زمان خان اچکزئی، مولانا نور محمد سے کہا کہ ہمیں اس وقت مظاہرین کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ قائدین جب میزان چوک سے روانہ ہوئے تو ان کے پیچھے بھی بہت بڑا جلوس روانہ ہو گیا۔ انتظامیہ نے کوشش کی کہ مجلس کے رہنما سرکاری گاڑی میں سوار ہو جائیں لیکن مجلس عمل کے رہنماؤں نے سرکاری گاڑی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ اس وقت ضلع کے تمام افسران ڈپٹی کمشنر، ایس ایس پی، ڈی آئی جی موقع پر

گاہ کو پولیس کی بکتر بند گاڑی (ٹینک) نے گھیرے میں لے لیا۔ بکتر بند گاڑی سے مظاہرین پر آنسو گیس پھینکی جاتی رہی۔ جلوس دوبارہ جامع مسجد طوبیٰ کے سامنے منظم ہوا۔ یہاں پر نوجوانوں نے اینٹوں اور پتھروں کو ٹرالیوں اور ریڑھیوں میں ڈالا اور دوبارہ آگے بڑھے جلوس دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک حصہ نے مغرب اور دوسرے نے مشرق کی طرف سے یلغار کی۔ پولیس کی بکتر بند گاڑی پر شدید پتھراؤ کیا۔ دوسری طرف سے مکار قادیانی بھی غلیل سے مسلمانوں کو پتھر مار رہے تھے۔ جب پولیس نے آنسو گیس کے گولے پھینکے۔ چنانچہ بہت نوجوانوں نے ان گولوں کو دوبارہ پولیس کی طرف پھینک دیا جس سے پولیس پیچھے ہٹ گئی۔ مظاہرین نے قادیانی عبادت گاہ پر شدید پتھراؤ کیا۔ جس سے بجلی کی تاریں ٹوٹ گئیں۔ پانچ قادیانی زخمی ہو گئے۔ پولیس نے مظاہرین کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور آنسو گیس پھینکنی شروع کی۔ یہاں پر مظاہرین نے ایک سرکاری افسر کو یرغمال بنا لیا۔ ایک کانسٹیبل بھی زخمی ہوا۔ مظاہرین ڈٹ گئے انہوں نے قادیانی عبادت گاہ کو مکمل طور پر گھیرے میں لے لیا۔ اس وقت ایک گھنٹے سے زائد اس کاروائی کو ہو چکا تھا۔ دوسری طرف مجلس عمل کے رہنما پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے مجلس کے قائدین سے کہا کہ وہ صورت حال کو کنٹرول کریں۔ قائدین میں حاجی محمد زمان خان اچکزئی، مولوی عبدالحمید خان، مولانا قاری انوار الحق حقانی، شیخ الحدیث مولانا نور محمد، مولانا عبداللہ جان، مولانا عبدالباقی، مولانا عبدالباعث، حافظ حسین احمد شرودی، ملک احمد شاہ لہڑی، حاجی فضل قادر شیرانی، چوہدری اعجاز یوسف، ملک محمد عظیم بڑیچ، مولانا محمد اسحاق، ڈاکٹر ابراہیم، تاج محمد، حاجی سید شاہ محمد، سید سیف اللہ آغا، سید عبدالحکیم شاہ، مولانا نیاز محمد درانی، چوہدری محمد طفیل اعوان اور مولانا محمد زین شامل تھے۔ مولانا قاری انوار الحق حقانی نے بتایا کہ وہ مسلمانوں کے جذبہ حریت سے انتہائی متاثر ہوئے۔ ہزاروں مسلمانوں نے قادیانی عبادت گاہ کو گھیرے میں لیا ہوا تھا اور ہر قسم کے خطرے سے بے نیاز ہو کر نعرے لگا رہے تھے۔ قائدین نے حکومت سے کہا کہ اب حالات خراب کرنے کی ذمہ داری اس پر ہے جس نے ہمارا مطالبہ تسلیم نہیں کیا۔ قائدین کے کہنے پر پولیس نے ڈیڑھ گھنٹے کے بعد شیلنگ بند کر دی۔ قائدین کے ضلعی انتظامیہ سے مذاکرات شروع ہو گئے۔ اسی دوران شہر میں یہ خبر پھیل گئی کہ پولیس نے مظاہرین کے خلاف کاروائی کی ہے اور قادیانیوں نے جلوس پر فائرنگ کی ہے۔ ہزاروں مسلمان مسلح ہو کر موقع پر پہنچنے لگے پولیس نے ناکہ بندی کر کے ان کو دور رکھا۔ مغرب کی نماز مظاہرین نے قادیانی عبادت گاہ کے قریب بکتر بند گاڑیوں کے سامنے ادا کی۔ جس کی امامت مولانا قاری انوار الحق حقانی نے کرائی۔ رات گیارہ بجے انتظامیہ نے مجبور ہو کر قادیانی عبادت گاہ کو سربمہر کرنے کا فیصلہ کیا اور قادیانیوں کو ہدایت کی کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے خود کو حکام کے حوالے کر دیں۔ اس دوران چند قادیانی ملحقہ مکان میں کود گئے۔ انتظامیہ نے ۱۸ قادیانیوں کو تحویل میں لے لیا۔ انتظامیہ کے افسران جب قادیانی عبادت گاہ کے اندر داخل ہوئے تو وہاں پر اینٹوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ تقریباً ایک سو غلیلیں اور ہزاروں کانچ کی گولیاں ملیں۔ ایک کمرہ میں فرسٹ ایڈ کا مکمل سامان ملا۔ واضح رہے کہ قادیانیوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بھاری تعداد میں اسلحہ جمع کیا۔ جس کو نکال کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کا یہ منصوبہ بھی تھا کہ جو مسلمان ان کی عبادت گاہ کے اندر داخل ہو اس کو نشانہ بنایا جائے۔ مسلمان بھی چاہتے تھے کہ وہ ایک گولی چلائیں۔ جس دن انہوں نے ایک گولی چلائی وہ دن بلوچستان میں ان کا آخری ہوگا۔

انتظامیہ نے ان کی عبادت کو سربمہر کر دیا اور مجلس کے رہنما حاجی محمد زمان خان اچکزئی اور مولانا قاری انوار الحق حقانی کو سیلیں دکھائیں۔ ان رہنماؤں نے واپس آ کر مختصر خطاب کیا۔ اور مسلمانوں کو بتایا کہ حکومت نے قادیانیوں کی عبادت گاہ سربمہر کر دیا اور یقین دلایا ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر ان کا مطالبہ تسلیم کر لیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد پرعزم مظاہرین نے پرجوش نعرے لگائے۔ پانچ گھنٹے کے بعد محاصرہ ختم کر دیا۔ محاصرے کے دوران سیکڑوں افراد روٹیاں اور پانی لا کر مظاہرین کی خدمت کرتے رہے۔ قریبی آبادی کی طرف سے منظور احمد جان صاحب قریشی، پولیس بیکری کے مالک محمد ظفر نے بڑی دریا دلی سے خدمت کی۔ محاصرہ ختم کرنے کے بعد رات گیارہ بجے عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ جو شاہراہوں سے ہوتا ہوا میزان چوک میں جلسہ میں تبدیل ہو گیا۔ ۱۲ بجے رات کو جلسہ ختم ہوا تو مظاہرین اپنے اپنے علاقوں میں جلوس کی صورت میں گئے۔

اس واقعہ میں زخمی ہونے والے مجاہدین کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ سید عبدالغنی آغا	۲۔ محمد قاسم مینگل
۳۔ نفیس خان	۴۔ عبدالجبار
۵۔ امیر محمد سرپرہ	۶۔ عبدالباسط
۷۔ عبدالکبیر مغل	۸۔ عبدالقدیر خان
۹۔ نذر محمد۔	

علاوہ ازیں دوسرے زخمیوں کے نام معلوم نہیں ہو سکے جو طبی امداد کے بعد ہسپتال سے چلے گئے تھے۔

۹ مئی کے واقعہ پر حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے ۱۰ مئی کو بیان جاری کیا جو مندرجہ ذیل ہے:۔

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی نے کوئٹہ کے شہریوں کا اس تحریک میں بھرپور شرکت پر شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا کہ مسلمانوں نے اپنی ذات کی قربانی دی بصاحب جیسے بھی عام شہریوں

کے لیے زحمت کا باعث نہیں بنے۔ کوئی توڑ پھوڑ نہیں کی۔ یہاں تک کہ قادیانیوں کے عام گھروں پر حملے سے گریز کیا۔ صرف مبارزین کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ عین ہنگامے کے دوران ایسا اسلامی تعلیمات پر عمل خوشی و انبساط کا باعث بنا ہے انہوں نے قادیانیوں کو کہا ہے کہ وہ اپنے کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیں تو مسلمان دیگر اقلیتوں کی طرح ان کی حفاظت کا ذمہ لیں گے۔ اگر وہ ملک و ملت سے بغاوت کے شدید ترین جرم کا ارتکاب کرتے رہیں گے تو اپنے لئے بھی مشکلات پیدا کریں گے ہمارے لئے بھی۔ اگر قادیانیوں کو اس ملک میں رہنا ہے تو وہ ملکی قوانین کی پابندی کریں اور اگر انہوں نے اسلامی تعلیمات اور احکام کا مذاق اڑایا اور مسلسل شعائر اسلامی کی توہین کرتے رہے اور توہین سے کھیلنا ترک نہ کیا تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں مسلمانوں کے غیظ و غضب سے نہیں بچا سکے گی۔

حاجی محمد زمان خان نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ نے حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے انتہائی تدبر کا ثبوت دیا اور انہوں نے اقدام کر کے حالات کو مزید خراب ہونے سے بچا لیا۔ لیکن قادیانی عبادت خانے کا سربمہر ہونا ہماری منزل نہیں ابتدائی قدم ہے اگر اس عبادت گاہ سے مینارے' محراب وغیرہ نہیں ہٹائے گئے اور مسجد سے اس کی مشابہت ختم نہیں کی گئی تو پھر مسلمان دوبارہ میدان عمل میں اتریں گے۔ اس لئے حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات فوری طور پر تسلیم کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ مقاصد کے حصول تک یہ تحریک جاری رہے گی۔ اگر حکومت نے بروقت اقدام کیا تو اچھی بات ہے ورنہ وقت آنے پر مجلس عمل اقدام پر غور کرے گی۔

مجلس عمل کے سابقہ سیکرٹری کا بیان جو اار مئی کے اخبارات میں شائع ہوا:۔

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حسین احمد شروری نے ایک اخباری بیان میں طلباء کو خراج عقیدت اور ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے بتایا کہ نوجوانوں نے اپنے خلوص اور عقیدہ ختم نبوت سے محبت کی وجہ سے فضا کے بعد پیدا کیا اور خالی ہاتھ پولیس اور کفار کے ساتھ بیک وقت تصادم کر کے یہ ثابت کیا کہ اگر مجلس عمل نے باقاعدہ جہاد کا اعلان کیا اور مجلس سے منسلک تمام مسلمان متحد ہو کر میدان میں آئے تو دنیا کی کوئی طاقت اس سیلاب کو نہ روک سکے گی۔ ورنہ تو جو کچھ ہوا یہ ہنگامہ صرف چند پرعزم نوجوانوں نے کیا۔ اگر مجلس عمل نے باقاعدہ کھیلنے کا اعلان کیا ہوتا تو کوئی قادیانی زندہ

اگر قادیانی مرزاڑے
کی مسجد سے مشابہت
ختم نہ ہوئی تو مسلمان
پھر میدان میں اتریں گے۔

نہ بچتا اور قادیانی عبادت گاہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جاتی۔ مسلمان بھی شہید ہوتے۔ مولانا نے مجلس عمل کے قائدین اور خصوصاً مولانا خان محمد صاحب امیر مرکزیہ کی ذات کو داد و تحسین پیش کی کہ انہوں نے خون خرابے کو اپنی دانشمندی سے روکا۔

مجلس عمل کے سیکرٹری اطلاعات نے قادیانی عبادت گاہ کے آس پاس رہنے والے مسلمانوں کو بھی مبارکباد دی ہے اور ان کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہنگامے کے دوران طلباء کی مدد کی۔ خصوصاً وہ خواتین اور بچے جنہوں نے بے ہوش نوجوانوں کو طبی امداد فراہم کی۔ شیلنگ کے اثرات سے بے ہوش ہونے والوں کو نمک، اچار، ترش اشیاء اور وافر مقدار میں پانی فراہم کیا۔ مولانا نے ان سب کو مجاہدین اور مجاہدات کا لقب دیا۔ اور توقع ظاہر کی کہ وہ آئندہ بھی دینی تحریکات میں مجاہد علماء، طلباء اور نمازیوں کا ساتھ دے کر دین سے محبت کا ثبوت پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کو شہریوں کی اخلاقی حمایت حاصل ہو وہ ہمیشہ فتح حاصل کرتے ہیں۔ اس واقعے میں انتظامیہ کے لئے درس عبرت ہے کہ اگر ملک کو بیرونی دشمنوں سے بچانا ہے تو ملک کے اندر والوں کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار کریں کہ وقت آنے پر یہ لوگ ملک کا دفاع کرنے والوں کے ہاتھ مضبوط کر سکیں۔ مولانا نے نوجوان طلباء کے مجاہدے اور قربانی کو مستقبل میں ایک عظیم تر اسلامی انقلاب کا پیش خیمہ قرار دیتے ہوئے تمام دین دار نوجوانوں کو عسکری تربیت حاصل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

اقوال زریں

پانچ خصلتیں کتے سے سیکھو۔

۱۔ بھوکا ہوتا ہے مگر اپنے مالک کا دروازہ نہیں چھوڑتا۔

۲۔ تمام رات جاگتا ہے اور اپنے مالک کے گھر کی چوکیداری کرتا ہے۔

۳۔ خواہ کتنا ہی مار کر نکالیں کبھی بھی دوسرے کے دروازے پر نہیں جاتا۔

۴۔ اس کا دنیا میں کوئی مکان نہیں۔

۵۔ اس کے پاس کوئی مال نہیں۔ (امام غزالی)

جب اللہ نے خلقت کو رزق تقسیم کیا تو غم جوانمردوں کے حصہ میں رکھا اور انہوں نے اس کو شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا۔

غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطف خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی کے مضراب سے

(علامہ اقبالؒ)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے دو علم چاہتا ہے ایک یہ کہ وہ اپنی عبودیت کو جانے دوسرا خدا کی ربوبیت کو پہچانے

(حضرت جنید بغدادیؒ)

دنیا دار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

(غوث الاعظم رحؒ)

جتنا تم خدا کو دوست جانو گے اتنا ہی لوگ تمہیں دوست جانیں گے جتنا تم خدا سے ڈرو گے اتنا لوگ تم سے ڈریں گے جتنا تم خدا کے کام میں مشغول ہو گے لوگ تمہارے کاروبار میں مشغول ہوں گے۔

(یحییٰ معاذ الرازیؒ)

۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ جب مجھے ان کا خیال آتا ہے تو اس قدر تعجب ہوتا ہے کہ مجھے ہنسی آنے لگتی ہے ایک وہ شخص جو دنیا میں امیدیں لگائے بیٹھا ہے اور موت اس کی فکر میں ہے۔ دوسرا وہ شخص جو اللہ تعالیٰ سے غافل ہے اور اللہ تعالیٰ شانہٗ اس سے غافل نہیں، تیسرے وہ شخص جو منہ بھر کر ہنستا ہے اور اس کو اس کی خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اس سے خوش ہیں یا ناراض ہیں۔

(حضرت سلمان فارسی رضؓ)

بقیہ : ختم نبوت

ہے لکھتے ہیں۔ محمد رسول ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔ یہ کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ مرزا قادیانی اپنی کتاب ایام الصلح صفحہ ۴۷ میں لکھتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر لانبی بعدی میں لانفی عام ہے یہ کتاب البریہ حاشیہ ۱۸۳ پر لکھتے ہیں۔ آنحضرت نے بار بار فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور حدیث لانبی بعدی ایک ایسی مشہور ہے کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا۔ اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیت کریمہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سے بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ فی الحقیقت ہمارے نبی کریم پر نبوت ختم ہو چکی ہے: تریاق القلوب صفحہ ۲۰۹ میں لکھتے ہیں کہ

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

برحمامۃ البشریٰ مصنفہ مرزا قادیانی صفحہ ۲۰ میں یہی مضمون ہے ان تشریحات کے بعد اس امر میں کوئی شبہ باقی رہ سکتا ہے کہ آیت مذکورہ ختم نبوت میں قطعی الثبوت ہونے کے علاوہ قطعی الدلالت بھی ہے۔

بقیہ : اظہار خیال

حضور نے جس طرح دوسروں کی برائیاں بیان کرنے سے منع فرمایا ہے اسی طرح کسی کی اچھائیوں کو بے جا انداز میں بیان کرنے سے بھی منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے ممکن ہے کہ وہ شخص کی اعتدال سے بڑھ کر تعریف کی جائیگی جو شیخی میں آجائے اور اپنے اندر غرور و تکبر کو جگہ دے بیٹھے جو اس کے لئے خرابی کا باعث بنیں

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک صاحب نے کسی دوسرے کی تعریف میں بے احتیاطی کی اور اس میں غلو سے کام لیا تو آپ نے فرمایا

تم نے اسکی گردن کاٹ دی یا بخاری، یعنی تم نے ایسا کام کیا جس سے وہ ہلاک ہو جائیگا۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ نے اس بات کو تین مرتبہ دہرایا مختصر یہ کہ زبان انسانی جسم کا حساس ترین عضو ہے اور یہ جس قدر نازک ہے اسی قدر نازک بھی ہے اور بہر حساس اور خطرناک شے اس بات کی متقاضی ہوتی ہے کہ اس کی حفاظت کی طرف علی الخصوص توجہ دی جائے

زبان اسکو سمجھ یہ ہے آتش کا پرکالا
جو شر رکھ گئے تو جی تو کر دیتا ہے دوبالا

بقیہ : صدائے ختم نبوت

○ قادیانیوں کی رائل فیملی نے قادیان کی زمین کے بدلے میں کلیم داخل کر کے پاکستان میں انجمن احمدیہ کے نام سے جو زرعی اور سکونتی جائیداد حاصل کی ہے وہ فوراً ضبط کی جائے کیونکہ وہ تمام زمین اب بھی انجمن ہی کے نام سے قادیان میں موجود ہے۔ اور جس پر رائل فیملی کے ایک رکن رکین مرزا وسیم کی اجارہ داری ہے۔ جو ان ہزاروں مہاجرین کی حق تلفی ہے جنہیں پاکستان آئے ہوئے چالیس سال ہونے کو ہیں۔ نہ کوئی زمین ملی اور نہ ہی انہیں رہنے کیلئے کوئی مکان حاصل ہوا۔

○ قادیانیوں کے تمام رسائل وجرائد کے ڈیکلیریشن منسوخ کیے جائیں اور ان پر تقریر و تحریر کے ذریعہ تبلیغ پر پابندی لگائی جائے۔

اہل اسلام کے یہ انتہائی مختصر مطالبات ہیں جن کو پورا کرانے کے لیے جدوجہد جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک مطالبات پورے نہیں ہوتے ـــــــ پھر جو کچھ ہوگا اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

بقیہ : اخبار ختم نبوت

سے بھی دریغ نہیں کریگے مولانا عبدالواحد صاحب نے کوئٹہ میں بہائیوں کی بڑھتی ہوئی یلغار اور حکومت کی طرف سے انکی سرپرستی پر گہری تشویش کا اظہار کیا انہوں نے کہا اگر حکومت نے انکی سرپرستی اور کوہ سر اوپر بنانے گئے فرضی قبلہ و زمزم کو ختم نہ کیا تو مسلمان اس بات پر مجبور ہونگے کہ خود اسکا بندوبست کریں جلسہ حضرت کی دعا سے اختتام پزیر ہوا ہزاروں لوگوں کیلئے کھانے کا بندوبست کیا گیا تھا۔

حضرت الامیر حضرت مولانا خان محمد صاحب کی درخواست پر دارالحکومت کی مرکزی جامع مسجد و دارالعلوم تشریف لے گئے مولانا نور محمد صاحب وانا کی عظیم شخصیت ہے جن کو اہل حق کا ساتھ دینے کے پاداش میں مجھ کے دور میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے پڑیں وانا کے کروڑوں روپے کی کاروباری مارکیٹ کو بھٹو نے بموں سے اڑا کر ملبہ کا ڈھیر دیا تھا لیکن پھر بھی انہوں حق بات کی اظہار سے منہ نہیں موڑا ہم بہر حال میں حق بات کا اظہار کرینگے منبر نہیں ہوگا تو بر سر دار کرینگے۔ تقریباً ۵ بجے وانا سے ٹانک روانگی ہوئی۔ کیونکہ رات کو بعد از نماز عشاء امام اجین شریف میں جلسہ عام تھا رات کو جلسہ میں سامعین نے مقررین کی تقاریر بڑی دلچسپی سے سنیں جلسہ سے صاحبزادہ شمس الدین مولانا اللہ وسایا اور دیگر مقامی علماء کرام نے خطاب کیا آخر میں حضرت قبلہ کی دعا سے رات ۱۲ بجے جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ واپس رات دارالعلوم مولوی فتح محمد خان ٹانک میں آرام کر آرام فرمایا اور صبح سویرے حضرت کو الوداع کہا گیا اور ایک ڈاٹسن کار کے ہمراہ حضرت کو لیکر ڈیرہ بھکر پل پر الوداع کہنے کیلئے آئی حضرت تمام احباب سے بغلگیر ہوئے اور بہت خوشی کا اظہار کیا حضرت ڈیرہ سے لاہور روانہ ہو گئے براستہ عشے خانقاہ سراجیہ کندیاں

اس تمام سفر میں نمائندہ خصوصی محمد شعیب خورشید ہمراہ رہا۔

چھپتے چھپتے

شیرگڑھ میں مشہور قادیانی میر مسند کے نواسے نے

ایک مسلمان کو چھرا مار کر شدید زخمی کر دیا

دوسرے روز بھی ایک مسلمان کو زخمی کیا گیا۔

شیرگڑھ (نمائندہ ختم نبوت) شیرگڑھ میں مشہور قادیانی میر مسند کے نواسے ایک مسلمان پر بلا کسی اشتعال حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ چھرا گردے تک پہنچا۔ دوسرے دن ایک اور مسلمان پر حملہ کیا گیا۔ مسلمانوں میں شدید اشتعال پھیل گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن مرکزی ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس واقعہ کی خبر سنتے ہی ڈیرہ غازیخان روانہ ہو گئے۔

مسیلمہ کذاب اور مسیلمہ پنجاب

مطابقت صاف ظاہر ہے

محمد کفایت اللہ دین پوری ——— ایم خرم شہزاد میلسی

وہ مسیلمہ کذاب تھا۔

مسیلمہ کذاب ۔ مدعی نبوت تھا۔

〃 〃 خود اور اس کے ماننے والے خارج از اسلام (کافر)

〃 〃 کا مقابلہ صدیق اکبرؓ اور رفقاء (صحابہؓ) نے کیا

〃 〃 سے صحابہ نے جہاد کیا۔

〃 〃 کو قبیلہ کی حمایت حاصل تھی بچا نہ سکی۔

〃 〃 نے سجاح کے اکسانے پر دعویٰ نبوت کیا۔

〃 〃 نے عہد صدیقی میں دعویٰ کیا مرتد ہوا

〃 〃 سن ۱۰ ہجری میں مدعی نبوت ہوا۔

〃 〃 حضرت وحشی کے ہاتھوں میدان جنگ میں قتل ہوا۔

〃 〃 کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

〃 〃 باعث ذلت ہے۔

〃 〃 کو میدان جنگ میں قتل ہوا۔

〃 〃 ختم نبوت کا غدار اور منکر تھا۔

〃 〃 اسلامی معاشرے میں بدنما داغ اور رسوا کن دھبہ۔

〃 〃 کو اللہ دنیا میں ذلیل و رسوا کیا۔

〃 〃 پر وحی زبان نازل ہونے کا مدعی تھا۔

مسیلمہ کذاب ۔ نے فقط دعویٰ نبوت کیا۔

〃 〃 ایمان اور جنت اور شفاعت نصیب نہیں ہوئی لعنت ملی۔

〃 〃 کا مقابلہ جانشین رسالت آپ نے کیا

یہ مسیلمہ پنجاب ہے۔

مسیلمہ پنجاب ۔ مدعی نبوت تھا

〃 〃 خود اور اس کے ماننے والے کافر، خارج

〃 〃 کا مقابلہ وارث مشن صدیق اکبر علماء دیوبند نے کیا

〃 〃 نے جہاد حرام کا فتویٰ دیا خود تھا مانت مدعی نبوت کو برداشت نہیں کرتی۔

〃 〃 انگریز کی حمایت حاصل تھی، دنیا میں ذلیل ہوا

〃 〃 انگریز کے اکسانے پر دعویٰ نبوت کیا۔

〃 〃 عہد گذشتہ میں مدعی ہوا کافر قرار پایا۔

〃 〃 سن ہجری میں نبوت کا مدعی ہوا۔

〃 〃 احمدیہ بلڈنگ لاہور میں بعول و براز پر مرا۔

〃 〃 کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

〃 〃 جائے نفرت ہے۔

〃 〃 بعول و براز کے اوپر مرا ایسا دنیا میں مقام ملا، جھوٹے نبی کو

〃 〃 بھی نبوت کے ختم ہونے کا انکاری منکر اور غدار ہے۔

〃 〃 اسلامی ماحول میں بدنما دھبہ رسوا کن داغ ہے

〃 〃 کو اللہ نے دنیا میں رسوا کیا (بول و براز پر وفات)

〃 〃 پر انگریزی میں وحی نازل ہوتی تھی، تھا جو انگریزی نبی۔

〃 〃 وحی لانے والا بھی ٹیچی ٹیچی فرشتہ تھا جسے انگریزی سمجھ نہیں آتی تھی۔

مسیلمہ پنجاب ۔ مختلف اور بہت سے دعوے کئے (مثلاً مجدد ۔ نبی امام)

〃 〃 ایمان جنت شفاعت نہ ملی دوزخ اور لعنت ملی۔

〃 〃 کا مقابلہ وارثان مشن رسالت مآب (علماء) نے کیا

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No 3221

یہ شانِ محمدؐ یہ حُسن یہ زیبائی

واللیل کی زلفوں کی اللہ نے قسم کھائی
یہ شانِ محمدؐ ہے یہ حُسن یہ زیبائی

قسمت کی یہ خوبی ہے امید بر آئی
بلوایا ہے قدموں میں پیغام صبا لائی

وہ سامنے روضہ ہے اشکوں میں تلاطم ہے
ہے عشق کی وادی پر رحمت کی گھٹا چھائی

پہنچا جو میں روضے پر منظر ہی عجب دیکھا
صلوٰۃ کے نغموں کی بوچھاڑ نظر آئی

یوسف کی محبت میں سرشار زلیخا تھی
حوریں بھی فرشتے بھی ہیں آپؐ کے شیدائی

اے منتظرؔ بیکس کیا شانِ تخیّل ہے
لیلاف کو کیسی ہے یہ نعت پسند آئی

منتظرؔ درانی کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ